ماہنامہ

اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info"

درس قرآن: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات = ضیاء الامت پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 07

درس حدیث: مسئلہ قرأت خلف الامام پر ایک نظر = استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ صفحہ 08

قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 30 قادیانی مذہب: نام نہاد جماعت احمدیہ صفحہ 09

سچی حکایات = سلطان الواعظین ابوالنور محمد بشیر مدظلہ صفحہ 16 دانش حجاز = محمد دین سیالوی برطانیہ صفحہ 19

دارالافتاء اہلسنت: حدود آرڈیننس میں ترمیم، بدکاری کی سزا، شرعاً بالغ ہونے کی عمر = صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری صفحہ 22

صدی کے مجاہد اعظم سید صدام حسین شہید صفحہ 36 اداریہ: نظام مصطفی لیگ کا قیام صفحہ 05 وظائف صفحہ 42

خبرنامہ صفحہ 02 Teachings of Islam = Allama Sajid ul Hashemi صفحہ 40

عالمی تنظیم اہلسنت کی اپیل پر پاکستان اور دیگر متعدد ممالک میں سید صدام حسین شہید کی عید کے روز پھانسی کے خلاف زبردست یوم مذمت منایا گیا

لاہور (اخبارات) عالمی تنظیم اہلسنت کی اپیل پر پاکستان اور دیگر متعدد ممالک میں اسلام کے مرد آہن سید صدام حسین شہید کی عیدالاضحیٰ کے روز پھانسی کے خلاف 5 جنوری کو یوم مذمت منایا گیا۔ لاتعداد مساجد بے شمار دینی مدارس اور خانقاہوں میں شہید کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے اجتماعی قرآن خوانی اور اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ اس موقع پر مقررین نے جمعہ کے خطبوں میں صدام شہید کے کارناموں کو بیان کیا اور عید کے موقع پر پھانسی اور پھر پھانسی کے مناظر میڈیا پر دکھائے جانے کو غیر انسانی فعلوں کا تسلسل اور اسے امریکہ کے شکست خوردہ ہونے کا عکاس قرار دیا علاوہ ازیں مختلف شہروں میں مساجد کے باہر احتجاجی مظاہرہ کئے گئے اور کراچی پریس کلب کے باہر عالمی تنظیم اہلسنت کی زیر اہتمام مظاہرہ ہوا جبکہ اسلام آباد حیدر آباد لاہور حافظ آباد وہاڑی ملتان سرگودہا منڈی بہاؤ الدین گجرات سیالکوٹ نارروال گوجرانوالہ جہلم ہری پور ہزارہ راولپنڈی میرپور اور دیگر کئی اضلاع میں بھی صدام حسین کی شہادت پر سخت غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔

مزید صفحہ 36 پر

تحفظ خواتین قانون میں عورتوں کو نہیں بدکاروں کو تحفظ دیا گیا ہے، حکومت اسلام مخالف قانون واپس لیکر اللہ اور قوم سے معافی مانگے: عالمی تنظیم اہلسنت

تحفظ ... پاکستان سے ... اور امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری اور مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ ضیاء اللہ قادری کا اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب

اسلام آباد (اخبارات) پرویز حکومت کا یہ کہنا کہ قانون تحفظ خواتین میں کچھ بھی اسلام کے خلاف نہیں سفید جھوٹ اور امانت و دیانت کو ذبح کرنے کے مترادف ہے اس نام نہاد تحفظ خواتین قانون میں قرآن و سنت کی صریح خلاف ورزیاں موجود ہیں ان خیالات کا اظہار پیر محمد افضل قادری نے اسلام آباد میں نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے کیا انہوں نے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ملکی و غیر ملکی صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیے انہوں نے کہا:

1۔ قرآن مجید کی سورہ نور سپارہ نمبر 18، آیت نمبر 2 میں مطلق زنا (بالرضا ہو یا بالجبر) کی سزا 100 کوڑے بیان کی گئی ہے۔ اور 53 مرفوع احادیث نبویہ کے مطابق محصن (یعنی مسلم عاقل بالغ شادی شدہ جس نے نکاح کے بعد جماع کر لیا ہو) کو رجم کی سزا دی گئی ہے۔ نیز کتب صحاح ستہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ اور خلیفۂ رسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بالجبر زنا کرنے والوں پر بھی یہی بالا شرعی حد لگائی ہے۔ لیکن اس نام نہاد تحفظ قانون میں زنا بالجبر کو حدود سے نکال کر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 775 اور دفعہ 776 میں سمو دیا گیا ہے۔ زنا بالجبر کی شرعی حد کو 10 سال سے 25 سال تک قید و جرمانے کی تعزیر (یعنی جج کی صوابدیدی سزا) میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

2۔ اس نام نہاد تحفظ خواتین قانون میں زنا بالرضا کی سزا کو ناقابل عمل بنا دیا گیا ہے اور حکومت کو روک دیا گیا ہے کہ وہ زنا کرنے والوں کو گرفتار کرے یا ایف آئی آر درج کرے۔ اس قانون میں کہا گیا ہے کہ زنا بالرضا کی شکایت کرنے والا شخص چار گواہ لے کر سیشن کورٹ میں جائے اور سیشن جج چار گواہوں کے تزکیہ (یعنی انکے عادل ہونے کی تحقیقات کرنے) کے بعد اگر مطمئن ہو تو ملزموں کو سمن جاری کرے اور سیشن جج ملزمان کی ضمانت بھی نہ لے۔ پرویز حکومت نے زناکاروں پر مقدمہ کے اندراج اور گرفتاری سے پولیس کو امتیازی طور پر روک کر گھروں، دفتروں، ریسٹ ہاؤسز، ہوٹلوں وغیرہ میں بدکاری کی چھٹی دے دی ہے۔ حالانکہ حکومت اور پولیس کی آئینی و قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ مجرموں کو جرائم سے روکے اور مجرموں کی پکڑ دھکڑ کرے۔

3۔ اس نام نہاد تحفظ خواتین بل میں حدود آرڈیننس کی دفعہ نمبر 20 شق نمبر 5 کو ختم کرکے صوبائی حکومتوں کا انگریزی دور کا اختیار بحال کر دیا ہے کہ وہ عدالتوں کی طرف سے بدکاروں کو دی گئی سزا کو معطل کر سکتی ہیں اور ان سزاؤں میں تخفیف یا تبدیلی بھی کر سکتی ہیں حالانکہ قرآن و حدیث کے صریح احکام کے مطابق اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے فیصلوں کو ختم یا تبدیل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔

4۔ پی پی سی میں ایک نئی دفعہ 375 (پنجم) میں 16 سال سے کم عمر کی لڑکی اگرچہ وہ رضامندی سے زنا کرے، کو سزا سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور زانی مرد کیلئے زنا بالجبر کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ حالانکہ تمام لڑکیاں 16 سال سے پہلے جسمانی طور پر بالغ ہو جاتی ہیں۔ اس طرح 16 سال سے کم عمر لڑکیوں کو زنا کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے

5۔ قذف آرڈیننس میں یہ ترمیم بھی قرآن و سنت کے منافی ہے کہ لعان کے دوران اگر عورت زنا کا اعتراف بھی کرے تو اسے سزا نہیں دی جائیگی حالانکہ اسلام اور دنیا بھر کے قوانین کے مطابق اعتراف جرم سے جرم ثابت ہو جاتا ہے لہٰذا میں صدر، وزیر اعظم اور وزیر قانون کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ قوم کو مزید دھوکہ نہ دیں کہ یہ پرویزی، حرم کا قانون اسلام کے مطابق ہے اور اگر ان میں صداقت ہے تو کسی ٹی وی پر مجھ سے مناظرہ کریں۔ ثانیاً یہ کہ پاکستان اسلامی جمہوری مملکت ہے جمہوریت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ پرویزی دھرم کا جبری قانون ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ قانون پاکستان کے تمام مکاتب فکر (سنی، شیعہ، وہابی) کے فقہی مذاہب کے خلاف ہیں اور تمام مکاتب فکر کے اکابر اسکے خلاف سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔ اگر پرویز حکومت نے اسلام اور جمہوریت کے تقاضوں کا احترام نہ کیا اور اب بھی غیر ملکی آقاؤں کی مرضی کو اسلامیان پاکستان پر مسلط کرنے پر بضد رہی تو سواد اعظم اہلسنت و جماعت چند دنوں کے بعد اسلام اور پاکستان دشمن اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ اور یزیدان وقت کے خلاف شرعی فتویٰ جاری کرینگے اور قوم کو راست اقدام اٹھانے کا لائحہ عمل دینگے۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ علامہ ضیاء اللہ قادری اور تنظیم کے دیگر رہنما موجود تھے۔

خلاف اسلام قانون کی منظوری، دینی تنظیموں کا سخت احتجاج

عالمی تنظیم اہلسنت اور سواد اعظم اہلسنت و جماعت کی دیگر 11 بڑی تنظیموں پر مشتمل "اتحاد تنظیمات اہلسنت" کی اپیل پر ملک بھر اور آزاد کشمیر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اور تحفظ نسواں قانون کے نام پر حکومت کے اسلام شکن اقدام کی شدید مذمت کی گئی اور اس کی مذمت میں قراردادیں منظور کی گئیں۔ اس موقع پر مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے اور قانون کی منظوری کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا اور حکومت پر زور دیا کہ وہ یہود و نصاریٰ کی ہمنشینی ترک کرے یا پھر مستعفی ہو جائے۔

پیر محمد افضل قادری کا عید قربانی کے موقع پر قوم کے نام پیغام

اس تاریخی دن کے موقع پر حکمرانوں اور پوری قوم کو اپنی خواہشات کی قربانی دے کر مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا عہد کرنا چاہیے کیونکہ پاکستان صرف اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور پاکستان کی مختلف نسلوں اور تہذیبوں کی وحدت کو صرف نظام مصطفیٰ ہی قائم رکھ سکتا ہے جو لوگ پاکستان میں اسلام شکن اقدامات اٹھا رہے ہیں وہ قومی وحدت اسلام کو نقصان پہنچا کر پاکستان توڑنا چاہتے ہیں لہٰذا مسلمان تحفظ اسلام تحفظ پاکستان اور پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔

شہادت کربلا کانفرنس و عرس مبارک قطب الاولیاء پیر محمد اسلم قادری علیہ الرحمہ 10 محرم صبح 9 تا ظہر نیک آباد میں ہوگا

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری کی شہرہ آفاق، مدلل اور باحوالہ تصنیف "خطبات و مقالات" جلد منظر عام پر آرہی ہے

قادیانی خاندان کا پیر محمد عثمان افضل قادری کے ہاتھ پر قبول اسلام

ہر جمعرات کو جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات کی طرف سے تبلیغی قافلے علاقہ میں روانہ کئے جائیں گے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ اردو / English

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

جنوری / فروری 2007ء

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 402-053-3521401 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

حمد

باری تعالیٰ

اللہ رے کعبہ میں منگتوں کا ہے کیا عالم
ہے شور وفغاں ہر دم ہے آہ وبکا ہر دم

دیوار اجابت پر کہتا ہے کوئی یارب!
عقبیٰ کا بھلا کردے دنیا بھی نہ ہو برہم

کچھ رکن عراقی پر ہیں عرق جبیں لے کر
کچھ رکن یمانی پر روتے ہیں کھڑے پیہم

ہے گوشۂ شامی پر سجدے میں پڑا کوئی
کہتا ہے نہ اب آئے تا حشر بھی شام غم

تو علم عطا کردے تو رزق عطا کردے
ہر گھونٹ پہ کہتا ہے پی پی کے کوئی زم زم

ایک سمت کھڑا سید کہتا ہے کہ اور مالک!
من ہیچ نمی گویم من ہیچ نمی خوانم

ہر کس بہ خیال خود دارد ز تو مقصودے
ایں جملہ تو من از تو ترا خواہم

نعت

رسول مقبول ﷺ

جس دل میں سرکار کی الفت ہوتی ہے
رب کی اس پر خاص عنایت ہوتی ہے
جس پر چاہیں آقا رنگ چڑھائیں
یہ تو اپنی اپنی قسمت ہوتی ہے
لگتا ہے جب میلہ آپ کی یادوں کا
خلوت بھی ایسے میں جلوت ہوتی ہے
سوچ کے ان کی عظمت سر جھک جاتے ہیں
دیکھ کے ان کا رتبہ حیرت ہوتی ہے
ہوجائے مقبول جو کملی والے کو
اس آنسو کی قدر وقیمت ہوتی ہے
کر کر کے توصیف مدینے والے کی
حاصل سب کو عزت ہوتی ہے
فرق نہیں کرتی اپنوں بیگانوں میں
رت تو ہر حال میں رحمت ہوتی ہے
دست کرم ہی پردہ پوشی کرتا ہے
دیکھ کے اپنے کام ندامت ہوتی ہے
جو محبوب رب اکبر ہے فیضانؔ
کس سے اس ہستی کی مدحت ہوتی ہے

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' یک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

نظام مصطفی لیگ کا قیام

اداریہ

اسلام کے مرد آہن پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے چند ذمہ دار شخصیات سے مشاورت کے بعد، پاکستان میں کفر والحاد اور لادینیت پر مبنی نام نہاد روشن خیالی کی یلغار کو روکنے اور مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نظریہ پاکستان کے مطابق نظام مصطفیٰ کے عملی نفاذ کیلئے ایک مضبوط سیاسی نیٹ ورک ''نظام مصطفیٰ لیگ'' قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ عوام کی فلاح وبہبود، دین، دنیا اور آخرت کی بہتری کیلئے شاندار اقدامات اٹھائے جاسکیں۔

پیر صاحب مدظلہ نے 21 جنوری کو علماء ومشائخ کے اجلاس میں اس اقدام کی وجوہات بیان کرتے ہوئے کہا:
پرویز حکومت نے پاکستان کی دینی اساس کو ختم کرنے کے لیے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ کفر نواز حکومت نے قادیانیوں کی مکمل سرپرستی کی، شعائر اسلام پردہ وداڑھی اور چور کے ہاتھ کاٹنے کی شرعی سزا کی تضحیک کی۔ افغانستان میں مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ مسلمانوں کے مقدس ترین قانون ناموس رسالت (توہین رسالت ایکٹ 295/سی) میں ترمیم کی۔ نصاب تعلیم میں اسلامی روح کو ختم کرنے کی ناپاک سازش کی۔ پاکستان میں غیر مسلم ممالک سے بھی بڑھ کر فحاشی، بے حیائی رائج کی۔ نوجوانوں کو میڈیا اور دیگر ذرائع سے بدکاری کی کھلی ترغیب دی۔ اور اب تحفظ نسواں بل کے نام پر زنا اور قذف کے بارے میں حدود اللہ میں ترامیم کیں حتیٰ کہ زانیوں کے خلاف قانونی کاروائی کرنے اور انہیں گرفتار کرنے پر پولیس پر پابندی لگا کر زناکاروں کو کھلا تحفظ دیا۔ نیز 16 جنوری 2007ء کو لاہور میں جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے نوجوان لڑکیوں کو نکریں پہنا کر نوجوان لڑکوں کے ہمراہ بڑی شاہراہوں پر میراتھن ریس کے عنوان سے دوڑیں لگوائیں اور اس کھلے گناہ اور تباہ کن فحاشی کو روشن خیالوں کی فتح اور انتہاء پسندوں (اصلی مسلمانوں) کی شکست قرار دیا۔

انہوں نے کہا: ابھی حکومت نے بس نہیں کیا بلکہ اندازہ ہے کہ پرویز حکومت اب ختم نبوت سمیت تمام اسلامی دفعات کو آئین پاکستان سے ختم کرنے کے درپے ہوگی اور مساجد دینی مدارس اور تعلیم دین کے نظام میں مزید مداخلت اور پتہ نہیں اور کیا کیا کرے گی۔

marfat.com

انھوں نے کہا: قومی اسمبلی میں حال ہی میں حدود اللہ میں ترمیم ہوئی ہیں ملک بھر سے ایک ممبر اسمبلی نے بھی ان اسلام شکن ترامیم کے خلاف ووٹ استعمال نہیں کیا۔ مسلم لیگ (ق)، پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم اور دیگر حکومت حلیف جماعتوں و ممبران نے اینٹی اسلام ترامیم کے حق میں ووٹ دیا ہے جبکہ مسلم لیگ (ن) غیر جانبدار رہی اور ان ترامیم کے خلاف ووٹ نہ ڈال کر جرم کا ارتکاب کیا ہے اور ایم ایم اے نے نورا کشتی کرتے ہوئے واک آؤٹ کر کے اسلام دشمنوں کو ترمیم کرنے کی کھلی چھٹی دے دی اور اسلام کے حق میں اور ترامیم کے خلاف ووٹ استعمال نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ اینٹی اسلام ترامیم اتفاق رائے سے منظور ہو گئیں۔

پیر صاحب مدظلہ نے کہا کہ اس وقت پاکستان بنانے والے اہلسنت سیاسی طور پر تین حصوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک طبقہ پرویز حکومت کے ساتھ ہے۔ دوسرا طبقہ بدعقیدہ لوگوں کو تقویت پہنچا رہا ہے اور تیسرا طبقہ میاں محمد نواز شریف کا تابع مہمل بنا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ نواز شریف کے کہنے پر مولانا فضل الرحمٰن جیسے آدمی کو وزیر اعظم کا ووٹ دینے کے جرم کا ارتکاب بھی کیا گیا ہے۔

انھوں نے کہا اس وقت نظام مصطفیٰ اور اہلسنت کا کوئی خالص سیاسی نیٹ ورک موجود نہیں۔ اسلام دشمنوں کے لیے میدانِ خالی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پاکستان بنانے والے اہلسنت مایوس ہو کر بیٹھنے کی بجائے ''نظام مصطفیٰ لیگ'' کے خالص دینی سیاسی نیٹ ورک میں شامل ہو کر اسلامی اقدار کی حفاظت کریں اور پاکستان کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنا کر سعادات دارین سے بہرہ ور ہوں۔ و گرنہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس غفلت کا ضرور مؤاخذہ کرے گا اور تاریخ بھی معاف نہیں کرے گی!!!

---

marfat.com

درس قرآن
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

تحریر: ضیاء الامت پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ."

ترجمہ: "اور نہ کہا کرو انہیں جو قتل کیے جاتے ہیں اللہ کی راہ میں کہ وہ مردہ ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (اسے) سمجھ نہیں سکتے۔"

جب میدان بدر میں کئی مسلمان شہید ہوئے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ فلاں مر گیا وہ اپنی زندگی کی لذتوں سے محروم ہو گیا۔ غیرت الٰہی اس کو برداشت نہ کر سکی کہ جن لوگوں نے اسکے دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں قربان کیں انہیں مردہ کہا جائے۔ اس لیے یہ آیت نازل فرما کر اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ کہنے سے سختی سے روک دیا۔ بلکہ بتایا کہ وہ زندہ ہیں۔

شہداء کی زندگی کس قسم کی ہے؟ اس پر گفتگو کرتے ہوئے صاحب روح المعانی تصریح کرتے ہیں:

ترجمہ: یعنی سلف صالحین کی اکثریت کا یہی مذہب ہے کہ شہداء کی زندگی روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی زندگی ہے اور بعض کا خیال ہے کہ صرف روحانی زندگی ہوتی ہے لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔

صاحب تفسیر مظہری بیان فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالیٰ یعطی لارواحھم قوۃ الاجساد فیذھبون من الارض والسماء والجنۃ حیث یشاؤن وینصرون اولیاء ھم و یدمرون اعداء ھم ان شاء اللہ تعالیٰ

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ انکی روح کو جسموں کی قوت دیتا ہے۔ وہ زمین، آسمان اور جنت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں اور وہ (شہداء) اپنے دوستوں کی امداد کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

جب شہداء کی زندگی کا یہ حال ہے تو انبیاء اور صدیقین جو شہیدوں سے مرتبہ و شان میں بالاتفاق اعلیٰ اور برتر ہیں انکی زندگی میں کیوں کر شبہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی زندگی کی وجہ سے انکے جسم خاکی بھی صحیح و سلامت رہتے ہیں۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت فرمایا ہے کہ جنگ احد کے چھیالیس سال بعد حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبد اللہ بن جبیر کی قبر (دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے) سیلاب کی وجہ سے جب کھل گئی تو انکے اجساد طاہرہ یوں ترو تازہ اور شگفتہ و شاداب پائے گئے جیسے انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہو۔ (مؤطا)

اس بیسویں صدی کا واقعہ ہے کہ جب دریائے دجلہ حضرت عبد اللہ بن جابر اور دیگر شہداء کی قبروں کے بالکل نزدیک پہنچ گیا تو حکومت عراق نے ان شہداء کرام کی نعشوں کو حضرت سلمان فارسی کے مزار پر انوار کے جوار میں منتقل کرنا چاہا تو ان حضرات کی قبریں کھودی گئیں تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی انکے پاک جسم صحیح و سلامت پائے گئے۔ ہزارہا مخلوق نے اسلام کا یہ معجزہ اور قرآن کی اس آیت کی صداقت کا اپنی ان آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

ومن اصدق من اللہ قیلا.

marfat.com

درس حدیث

مسئلہ قرأت خلف الامام پر ایک نظر

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''عن ابن عباس قال صلی النبی ﷺ فقرأ خلفه قوم فنزلت واذا قری القران فاستموالہ وانصتوا.'' (تفسیر در منشور)

ترجمہ: ''نبی ﷺ نے نماز پڑھائی تو آپ کے پیچھے ایک گروہ نے قرأت کی تو یہ آیت نازل ہوئی ''جب قرآن کی قرأت کی جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو''

طحاوی شریف میں ہے:

''عن انس ان رسول اللہ ﷺ صلی باصحابه فلما قضی قال اتقرؤن خلف الامام والامام یقرأ فقالوا انا نفعل فقال لا تفعلوا.''

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی پس جب نماز مکمل کرلی تو فرمایا کیا تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو حالانکہ امام بھی قرأت کر رہا ہوتا ہے تو انہوں نے عرض کیا ہم یہ کرتے ہیں تو فرمایا یہ نہ کیا کرو۔''

جامع ترمذی، مؤطا امام مالک، مسند عبد الرزاق اور دیگر کتب میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے:

''من صلی رکعةً لم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصلها الا ان یکون وراء الامام.

قال الترمذی هذا حدیث سن صحیح.

ترجمہ: ''جو کوئی نماز پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو (یعنی تب نہ پڑھے)، یہ حدیث حسن صحیح ہے: امام ترمذی۔''

امام بخاری و مسلم کے دادا استاد امام محمد اپنے مؤطا میں صحیح سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

''ان النبی ﷺ قال من کان له امام فقرأة الامام له قرأة.''

ترجمہ: ''بیشک نبی ﷺ نے فرمایا جو امام کی اقتدار میں ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔''

امام بخاری و مسلم کے استاد امام ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف میں روایت فرماتے ہیں:

''ان علیا رضی اللہ عنه قال من قرأ خلف الامام فلا صلوٰة له.''

ترجمہ: ''بیشک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے تو اسکی نماز نہیں ہوتی۔''

اسی مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

''ان رسول اللہ ﷺ و ابابکر و عمر وعثمان کا نوایمنعون عن القرأة خلف الامام.''

ترجمہ: ''بیشک رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرأت سے منع فرماتے تھے۔''

مؤطا امام محمد میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں پتھر ہو۔

marfat.com

قادیانی مذہب
نام نہاد جماعت احمدیہ

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

برصغیر میں انگریزی حکومت نے اسلام کے چہرہ کو مسخ کرنے کی غرض سے یہ مذہب ایک انتہائی شاطر و کذاب شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے قائم کیا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف احادیث نزول مسیح (قریب قیامت آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر نازل ہونے کے بارے میں احادیث نبویہ) کا انکار کر کے خود مثیل مسیح و امام مہدی ہونے اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ شان الوہیت، شان رسالت قرآن و حدیث اور آل و اصحاب رسول کی کھلی توہین کی اور اپنے آپ کو مثیل مسیح و نبی نہ ماننے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو انتہائی گندی گالیاں دیں اور انہیں کافر قرار دیا نیز اس انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی نے کفار کے خلاف جہاد کا تمسخر اڑایا اور اسے سخت حرام قرار دیا اور اپنے ماننے والوں کے لیے انگریزی حکومت کی وفاداری واطاعت کو اپنے مذہب کا رکن قرار دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مختصر حالات زندگی

مرزا غلام احمد قادیانی 1839/40 کو قادیان ضلع گرداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔ مرزا کے والد کا نام مرزا مرتضیٰ بیگ اور والدہ کا نام چراغ بی بی ہے۔ مرزا کا والد اور خاندان بھی حکومت برطانیہ انگریزیہ کا وفادار اور جانثار تھا۔

چنانچہ مرزا لکھتا ہے: میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ (انگریز حکومت) کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی ''تاریخ رئیسان پنجاب'' میں ہے اور 1857ء (مسلمانوں کی انگریز کے خلاف جنگ آزادی) میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر (جنگ آزادی) کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔

(حوالہ کتاب البریہ اشتہار نمبر 3 مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد نے فارسی اور عربی کی تعلیم اپنے گھر میں (تنخواہ پر رکھے گئے اساتذہ سے) حاصل کی۔ بعد ازاں ڈی سی دفتر گرداسپور میں منشی کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ 1868ء میں مختاری کے امتحان میں فیل ہو گیا اور نوکری چھوڑ دی۔

اب اسلام دیگر مذاہب کا مطالعہ کرنے لگا اسلام کا مبلغ بنا۔ غیر مسلموں سے مناظرے کئے اور ہندوستان میں خوب شہرت حاصل کی۔ براہین احمدیہ نام کی پچاس جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھنے کا اعلان کیا جس کے لیے بے پناہ چندہ بھی جمع کیا لیکن صرف چار جلدیں لکھیں۔

1884ء کے بعد مجدد، صاحب کرامات، کلیم، امام زمان، مہدی دوران، مسیح زمان ہونے کے دعوے کئے

marfat.com

اس کے بعد اپنے فرقہ کا نام ''فرقہ احمدیہ'' تجویز کیا اور 10 شرائط پر بیعت نامہ شائع کیا اور اپنے ماننے والوں کو اپنی بیعت میں لینے لگا۔

1890ء کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں زندہ ہونے کا انکار کیا اور حضرت عیسیٰ کے وفات پاجانے کا ایک نیا نظریہ پیش کیا اور اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ''فتح الاسلام'' لکھی اور اپنے بارے میں مثیل مسیح موعود و امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

1900ء میں اپنی مسجد کے خطیب مولوی عبدالکریم سے اپنے نبی و رسول ہونے کا اعلان کروایا اور بعد میں شور و غل ہوا تو خطیب کے اعلان کی تائید کی پھر 1901ء میں صاف صاف نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔

1900ء میں قطب الاولیاء حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ شریف نے مرزا کے رد میں ایک معرکۃ الارا کتاب **شمس الهدايه فى اثبات حيات المسيح** لکھی اور مرزا کی کتاب **اعجاز المسيح** کے جواب میں ایک شاہکار تصنیف سیف چشتیائی 1902ء میں تصنیف فرمائی جس کو پڑھ کر کثیر تعداد میں مرزائی مسلمان ہوئے۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان 25 جولائی 1899ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں ایک مناظرہ بھی طے پایا۔ حضرت پیر صاحب برصغیر کے سینکڑوں علماء اور ہزاروں عوام کی معیت میں لاہور بادشاہی مسجد پہنچے لیکن مرزا بار بار چیلنج مناظرہ کرنے کے باوجود بھاگ گیا۔ اس موقع پر پھر بے شمار مرزائی مسلمان ہوئے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے 1884ء میں **المقالة المسفرة فى احكام البدعة المكفره** لکھی پھر 1900ء میں **جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوه** میں ختم نبوت پر 120 نصوص رقم فرمائیں۔ اس تاریخی کتاب کو عرب و عجم کے علماء نے بے حد سراہا پھر 1906ء میں ''حسام الحرمین'' میں علماء دیوبند اور مرزا قادیانی کے خلاف کفر و ارتداد کے فتوؤں کی 39 علماء حرمین سے بھی تائید حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے **السوء و العقاب على المسيح الكذاب (1902)، قهر الديان على مرتد بقاديان (1895)، رساله باب العقائد والكلام (1917)، المبين ختم نبوت (1908) الجراز القاديانى على مرتد قاديانى (1921)** اور دیگر کتب بھی تصنیف فرمائیں۔

حیرت ہے کہ مدرسہ دیوبند مرزا قادیانی کے بارے میں مرزا کی زندگی بھر (1908ء تک) خاموش رہا اور اکابر علماء دیوبند نے مرزا کے کافر ہونے کا مرزا کی زندگی بھر فتویٰ نہیں دیا۔ میرا خیال ہے کہ مرزا کی طرح علماء دیوبند بھی انگریز کے ایجنٹ تھے اگر مرزا کی زندگی میں اسے کافر قرار دیتے تو مرزا انہیں معاف نہ کرتا اور ان کا ایک ایک راز افشاء کرتا۔ اسی طرح نام نہاد اہل حدیثوں کے اکابر علماء نے بھی مرزا کی تکفیر نہ کی بلکہ سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ اخبار اہلحدیث امرتسر 21 مئی 1912ء کو شائع ہوا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے اور گجرات کے نام نہاد اہلحدیثوں کے ایک محقق مولوی عنایت اللہ اثری وزیر آباد نے بھی اپنی تصنیف الجرا البلیغ صفحہ 12/11 پر اعتراف کیا ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کے بیٹے محمود احمد کی اقتداء میں نماز پڑھی اور مرزائیوں کو مسلمان قرار دیا جبکہ مرزا محمود احمد نے مولوی عنایت اللہ کے پیچھے نماز نہ پڑھی۔

marfat.com

1904ء میں مرزا قادیانی نے شری کرشن جی، برہمن اوتار، آریوں کا بادشاہ اور رودر ہونے کا دعویٰ کیا۔

مرزا کی عبرتناک موت:

مئی 1908ء کو اہلسنت کے مشہور بزرگ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران مرزا کو مباہلہ کا چیلنج کیا جسکا مرزا نے جواب نہ دیا۔ پھر پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے 22 مئی 1908ء کو پیش گوئی فرمائی کہ مرزا چند دنوں میں ہلاک ہو جائے گا، چنانچہ مرزا 26 مئی 1908ء کو ہیضے کی بیماری میں چوک دالگراں لاہور کی ایک عمارت کے ٹٹی خانہ میں مرا اور قادیان میں مدفون ہوا۔

مرزا کی انگریز ایجنٹی:

مرزا غلام احمد قادیانی پر الزام نہیں کہ وہ انگریز ایجنٹ اور انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے بلکہ مرزا نے خود اپنی تصانیف میں کھلا اقرار کیا ہے کہ وہ انگریزوں کا وفادار اطاعت گزار اور خود کاشتہ پودا ہے چنانچہ بطور نمونہ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

مرزا کا آنا ملکہ وکٹوریہ کی تحریک سے ہوا

مرزا لکھتا ہے ''اے بابرکت قیصرۂ ہند! تجھے یہ عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پہ ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا کہ پرہیزگاری اور نیک اخلاق اور صلحکاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔''

(ستارۂ قیصرہ ص9)

انگریز کا خود کاشتہ پودا

مرزا اپنی انگریزی سرکار کی خدمت میں عریضہ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے ''یہ التماس ہے کہ سرکار دولتمدار (حکومت انگلشیہ) ایسے خاندان (مرزا کے خاندان) کی نسبت جسے پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کی خیر خواہ اور خدمت گزار ہے۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت و مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔'' (تبلیغ رسالت ج7 ص19)

حکومت برطانیہ کی اطاعت مرزا کا مذہب ہے

مرزا رقمطراز ہے: ''سو میرا مذہب جس کو میں باربار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''

(شہادۃ القرآن کا ضمیمہ گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص3)

انگریزی کی خدمت، پچاس ہزار کتابوں کی اشاعت

مرزا تحریر کرتا ہے ''اور مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ

marfat.com

اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کرکے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلادیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بھی بخوبی شائع کردیں اور روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کردی گئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔ (ستارۂ قیصرہ ص3/4)

قادیانی جماعت کو تین نصیحتوں کی محافظت کا حکم

پھر لکھتا ہے ''ہماری تمام نصیحتوں کا خلاصہ تین امر ہیں۔ اول یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق۔ دوم یہ کہ تمام بنی نوع سے ہمدردی۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کردیا ہے یعنی گورنمنٹ برطانیہ جو ہماری آبرو اور جان ومال کی محافظ ہے اسکی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالف امن امور سے دور رہنا جو اسکو تشویش میں ڈالیں یہ اصول ثلثہ ہیں جن کی محافظت ہماری جماعت کو کرنی چاہئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھلانے چاہئیں''۔

(ستارۂ قیصرہ ص13)

قادیانی من حیث الجماعۃ انگریز کے دلی جان نثار ہیں

چنانچہ مرزا لکھتا ہے کہ ''جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جارہی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ (انگریزی) کے لیے دلی جانثار ہیں۔''

(تبلیغ رسالت ج6 ص65)

مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ

قادیانیوں کا عجیب وغریب خدا

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے عجیب الخلقت کا تصور پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے ''قیوم العلمین (خدا تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض وطول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔''

(توضیح مرام ص35)

خطا کار خدا

بقول مرزا اس کے خدا نے وحی میں کہا کہ ''اِنّی مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ. اُخْطِی وَاُصِیْبُ.'' (ترجمہ میں رسول کے ساتھ جواب دوں گا، کبھی خطا کروں گا اور کبھی درست بات کہوں گا)۔ (حقیقۃ الوحی ص103)

مرزا کا دعویٰ خدائی

مرزا لکھتا ہے کہ ''میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔''

(کتاب البریہ ص79/78، آئینہ کمالات اسلام ص565/564)

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

مرزا کے خدا نے اسے وحی بھیجی:

marfat.com

''اَنْتَ مِن مَّائِنَا (تو ہمارے پانی سے ہے''اربعین 2 ص 39،41)

2۔ ''اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ولدی تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''(حقیقۃ الوحی ص 86)

3۔ ''اِسْمَعْ وَلَدِیْ (اے میرے بیٹے! سن)'' (البشریٰ ص 49 ج 1)

خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ

بقول مرزا کے خدا نے کہا ''اے مرزا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گویا آسمان سے خدا اتریگا'' (حقیقۃ الوحی ص 95)

مرزا کی نسوانیت، نیز خدا کی بیوی ہونے کا دعویٰ:

قاضی یار محمد قادیانی لکھتا ہے کہ ''کشف کی حالت (مرزا صاحب) پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کا اظہار فرمایا (خدا نے مرزا سے وہ فعل کیا جو مرد عورت سے کرتا ہے۔ معاذاللہ)۔ (ٹریکٹ 34 اسلامی قربانی)

مرزا کے بقول خدا نے اس سے کہا ''بابوالٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے اور تجھ سے حیض نہیں (رہا) بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ (خدا کی اولاد) ہے۔''(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 143، اربعین 4 ص 19)

قرآن کی توہین

مرزا لکھتا ہے ''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن پر۔''(اربعین 4 ص 25)

قرآن میرے منہ کی باتیں

مرزا کہتا ہے ''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص 84)

قادیان کا نام قرآن میں؟

مرزا کہتا ہے ''ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام ج 1 ص 34)

قرآن کے الفاظ میں تحریف

مرزا لکھتا ہے ''اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَان فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے'' (ازالہ اوہام ص 34 ج 1)

مرزا کی قرآن میں یہ تحریف ہے جسے ہر شخص چیک کر سکتا ہے۔

شان لولاک پر قبضہ کی کوشش

بقول مرزا خدا نے کہا ''لولاک لما خلقت الافلاک ترجمہ (اے مرزا) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔'' (حقیقۃ الوحی ص 99)

یٰس کا خطاب مرزا کیلئے؟

مرزا کو وحی بھیجی گئی کہ ''یٰس انک لمن المرسلین اے سردار (مرزا قادیانی) تو خدا کا مرسل ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص 107)

مالک کوثر بھی مرزا؟

مرزا کے ملہم نے ان کو وحی کی کہ اے مرزا ''انا اعطیناک الکوثر (بے شک ہم نے تجھے کوثر دیا)'' (حقیقۃ الوحی ص 102)

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ؟

مرزا کے پاس وحی آئی ''سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً ترجمہ وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے (مرزا کو) سیر کرادیا۔'' (حقیقۃ الوحی ص 78)

marfat.com

رحمۃ اللعالمین ہونے کا دعویٰ

مرزا اپنی وحی لکھتا ہے ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ترجمہ اور ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لیے بھیجا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص82)

پیغمبر اسلام کے معجزے تین ہزار، مرزا کے تین لاکھ:

مرزا رقمطراز ہے ''تین ہزار معجزات ہمارے نبی محمد ﷺ سے ظہور میں آئے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص63،64)

اور خود اپنے لئے مرزا کہتا ہے ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان (معجزے) ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔'' (تتمہ وحقیقت الوحی ص68)

ہر قادیانی محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے

مرزا محمود بن غلام احمد قادیانی کہتا ہے ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔''

(ڈائری مرزا محمود، اخبار الفضل قادیان 1922ء ماخوذ از قادیانی امت ص19)

تمام انبیاء کا مجموعہ

مرزا لکھتا ہے ''دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص84،85)

سب سے اونچا تخت

بقول مرزا کے خدا نے اس سے کہا ''آسمان سے کئی تخت (نبوت) کے اترے، پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔'' (حقیقۃ الوحی ص89)

پیغمبر اسلام کی پیشن گوئیاں غلط

بقول مرزا حضرت محمد ﷺ کی پیشن گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم، دجال، دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج وغیرہ کی حقیقت بھی آپ پر ظاہر نہ ہوئی۔

(ازالہ، ادھام ص281)

چار سو پیغمبروں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

مرزا لکھتا ہے کہ ''چار سو نبی نے پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔ ناپاک روح کی طرف سے الہام کو ان نبیوں نے دھوکا کھا کر (الہام) ربانی سمجھ لیا تھا۔''

(ازالہ ادھام ج2 ص257،258)

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین

مرزا کہتا ہے کہ ''خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص137)

معجزے نہیں، مسمریزم

مرزا لکھتا ہے ''قرآن میں جو بنو اسرائیل کی گائے زندہ کرنے سے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ذکر کیا گیا ہے درحقیقت وہ مسمریزم کا عمل تھا۔'' (ازالہ ادھام ج 2 ص 305، 306) ''ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہو جانے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔'' (ازالہ ص 306) ''قرآن میں جہاں جہاں مردے زندہ کرنے کے معجزات کا ذکر ہے وہ بھی درست نہیں بلکہ سب مسمریزم کا عمل ہے۔'' (ازالہ ادھام ص305،306) ''آپ کا مٹی کے پرندوں کو پھونک مار کر زندہ کرکے ہوا میں اڑا دینا جو

marfat.com

قرآن میں مذکور ہے صحیح نہیں۔ درحقیقت وہ کھلونے تھے جو کل یا چابی لگانے سے ذرا سا اڑنے لگتے تھے۔" (ازالہ ادھام ج 1 ص 127) "مردے زندہ کرنے، اندھے اور کوڑھی تندرست کرنے کے آپ کے معجزے بھی درحقیقت معجزے نہ تھے بلکہ مسمریزم کا کرشمہ تھے" (ازالہ ج 1 ص 128 تا 130) "حق بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص 6)

عیسیٰ علیہ السلام پر شرابی ہونے کی تہمت

"عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔"

(حاشیہ کشتی نوح ص 65)

آپ کی زیادہ پیشگوئیاں غلط نکلیں

"جس قدر مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔" (ازالہ ادھام ج 1 ص 5،6)

عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں

"نادان اسرائیلی"، "شریر مکار"، "موٹی عقل والا"، "جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح"، "گالیاں دینے والا، بدزبان"، "جھوٹ بولنے والا"، "چوری کرنے والا"، "علمی و عملی قوئی میں کچے"، "آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(ضمیم انجام ص 4 تا 7)

تمام مسلمان کافر ہیں

مرزا کہتا ہے "جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص 163)

مسلمانوں کا جنازہ حرام:

"مرزا نے اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کا جنازہ اس لیے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی (مسلمان) تھا" (الفضل 15-12-1931)، "جس طرح عیسائی بچہ کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی (مسلمان) کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جاسکتا۔" (الفضل 1932-10-23) اسی لیے چوہدری ظر اللہ خان قادیانی نے وزیر مملکت ہوتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف

میاں بشیر الدین لکھتا ہے "یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارے اختلافات صرف وفات مسیح اور چند دیگر مسائل میں ہیں اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہر ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔" (الفضل)

مسلمانوں کیلئے سڑی ہوئی گالیاں

مرزا لکھتا ہے "میری ان کتابوں کی ہر شخص تصدیق کرتا ہے سوا کنجریوں کی اولاد کے۔" (دافع الوساوس ص 547)، "میرا منکر ولد الحلال نہیں، کنجریوں کی اولاد اور دجال کی نسل سے ہے۔" (ناور الحق ص 123)، "یہ لوگ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص 25)، "ان کی ناک کٹ جائے گی اور ذات کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں پر بندروں، سوروں کی طرح کر دیں گے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص 53)، "جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا سو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔" (نور الاسلام ص 30)

"میرے مخالف (مسلمان) جنگلوں کے سور ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔"

(نجم الہدیٰ ص 15)

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

سامری سنار

بنی اسرائیل میں سامری نام کا ایک سنار تھا۔ یہ قبیلہ سامرہ کی طرف منسوب تھا اور یہ قبیلہ گائے کی شکل کے بت کا پجاری تھا۔

سامری جب بنی اسرائیل کی قوم میں آیا تو ان کے ساتھ بظاہر یہ بھی مسلمان ہو گیا مگر دل میں ''گائے کی پوجا'' کی محبت رکھتا تھا۔ چنانچہ جب بنی اسرائیل دریا سے پار ہوئے اور بنی اسرائیل نے ایک بت پرست قوم کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنے لئے بھی ایک بت کی طرح کا خدا بنانے کی درخواست کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بات پر ناراض ہوئے تو سامری موقعہ کی تلاش میں رہنے لگا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لانے کے لیے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو موقعہ پا کر سامری نے بہت سازیور پگھلا کر سونا جمع کیا اور اس سے ایک گائے کا بت تیار کیا اور پھر اس نے کچھ خاک اس گائے کے بت میں ڈالی تو وہ گائے کے بچھڑے کی طرح بولنے لگا اور اس میں جان پیدا ہو گئی۔ سامری نے بنی اسرائیل میں اس بچھڑے کی پرستش شروع کرادی اور بنی اسرائیل اس بچھڑے کے پجاری بن گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور سے واپس تشریف لائے تو قوم کا یہ حال دیکھ کر بڑے غصے میں آئے اور سامری سے دریافت فرمایا کہ اے سامری! یہ تو نے کیا کیا؟

سامری نے بتایا کہ میں نے دریا سے پار ہوتے وقت جبریل کو گھوڑے پر سوار دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ جبریل کے گھوڑے کے قدم جس جگہ پر پڑتے ہیں وہاں سبزہ اگ آتا ہے۔ میں نے اس گھوڑے کے قدم کی جگہ سے کچھ خاک اٹھالی اور وہ خاک میں نے بچھڑے کے بت میں ڈال دی تو یہ زندہ ہو گیا ہے اور مجھے یہ بات اچھی لگی ہے۔ میں نے جو کچھ کیا ہے اچھا کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اچھا تو جا دور ہو جا۔ یعنی تیرا یہ حال ہو جائے گا کہ تو کسی شخص کو اپنے قریب نہ آنے دے گا چنانچہ واقعی اس کا یہ حال ہو گیا کہ جو کوئی اس سے چھو جاتا تو اس چھونے والے کو اور سامری کو بھی بڑی شدت کا بخار ہو جاتا اور انہیں بڑی تکلیف ہوتی۔ اس لیے سامری خود ہی چیخ چیخ کر لوگوں سے کہتا پھرتا کہ میرے ساتھ کوئی نہ لگے اور لوگ بھی اس سے

marfat.com

اجتناب کرتے تا کہ اس سے لگ کر بخار میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اس عذاب دنیا میں گرفتار ہو کر سامری بالکل تنہارہ گیا اور جنگل کو چلا گیا اور بڑا ذلیل ہو کر مرا۔

(قرآن مجید پارہ 16 رکوع 14۔ وتفسیر روح البیان جلد 2، صفحہ 599)

سبق:

آج بھی گئو کے پجاری چھوت چھات کے علم بردار ہیں اور جس طرح وہ مسلمانوں سے الگ رہنا چاہتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کو بھی ان سے اجتناب رکھنا چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جبریل کے گھوڑے کے قدم کی خاک سے اگر زندگی مل سکتی ہے تو جو جبریل کے آقا ﷺ ہیں اور حضور کے امتی جو اولیاء اللہ ہیں ان کے دم قدم سے ہزاروں لاکھوں فیوض وبرکات کیوں حاصل نہیں ہو سکتے! ہوتے ہیں اور یقیناً ہوتے ہیں لیکن جو دل کے اندھے ہیں اور سامری سے بھی زیادہ شقی ہیں وہ ان اللہ والوں کے فیض وبرکات کے منکر ہیں۔

حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں بڑا فصیح وبلیغ وعظ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس وقت میں بہت بڑا عالم ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا خدا کو نہ بھایا اور حضرت موسیٰ سے فرمایا:

اے موسیٰ! تم سے زیادہ عالم میرا بندہ خضر ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے ملاقات کا شوق ظاہر کیا اور خدا سے اجازت لے کر حضرت خضر کو ملنے کیلئے روانہ ہو گئے۔ خدا نے مدد فرمائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کو پالیا اور ان سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تا کہ آپ کے علم سے میں بھی کچھ مستفید ہوں۔

حضرت خضر نے جواب دیا کہ میرے ساتھ رہ کر ایسی باتیں دیکھیں کہ آپ ان پر صبر نہ کر سکیں گے۔

حضرت موسیٰ نے فرمایا نہیں میں صبر کروں گا آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے دیجئے۔

خضر علیہ السلام نے فرمایا تو پھر میں چاہے کچھ کروں آپ میری کسی بات میں دخل نہ دیں۔ فرمایا! منظور ہے اور آپ ساتھ رہنے لگے۔

ایک روز دونوں چلے اور کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی والے نے حضرت خضر کو پہچان کر مفت بٹھالیا مگر حضرت خضر نے اس کی کشتی کو ایک جانب سے توڑ دیا اور عیب دار کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بات دیکھ کر بول اٹھے کہ جناب یہ آپ نے کیا کیا؟ کہ ایک غریب شخص کی جس نے بٹھایا بھی ہمیں مفت ہے آپ نے کشتی توڑ دی۔ حضرت خضر بولے موسیٰ! میں نہ کہتا تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا اور میری باتوں میں آپ دخل دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ مجھ سے بھول ہو گئی ہے۔ آئندہ محتاط رہوں گا۔

پھر چلے تو رستے میں ایک لڑکا ملا حضرت خضر نے اسے لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ پھر بول اٹھے کہ اے خضر! یہ تم نے کیا کیا؟! ایک بچے کو مار ڈالا۔ خضر بولے موسیٰ! آپ پھر بول جایئے! میرا اور آپ کا ساتھ مشکل ہے۔ حضرت موسیٰ فرمانے لگے ایک بار اور موقعہ دیجئے اب

marfat.com

اگر بولا تو مجھے الگ کر دینا۔

چنانچہ پھر چلے تو ایک ایسے گاؤں میں پہنچے جس گاؤں کے باشندوں نے موسیٰ و خضر علیہما السلام کو کھانا تک نہ پوچھا بلکہ انہوں نے کھانا طلب فرمایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس گاؤں میں ایک شکستہ مکان کی دیوار گرنے والی تھی۔ حضرت خضر نے اس دیوار کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کر کے مضبوطی سے قائم کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ گاؤں والے تو اتنے بخیل ہیں کہ کھانا تک دینے کو تیار نہیں اور یہ خضر اس قدر شفقت پر اتر آئے ہیں کہ ان کی گرنے والی دیواریں قائم کرنے لگے ہیں۔ یہ دیکھ کر پھر بول اٹھے کہ اے خضر! اگر آپ چاہتے تو اس دیوار کے کھڑا کر دینے کی آپ ان سے اجرت بھی لے سکتے تھے مگر آپ نے تو مفت کام کر دیا۔

حضرت خضر بولے موسیٰ بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ان باتوں کی حکمت بھی سنتے جایئے:

جو میں نے کشتی کو تھوڑا سا توڑ دیا تھا اس کی حکمت یہ تھی کہ دریا کے دوسرے کنارے ایک ظالم بادشاہ جو ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا تھا مگر جس کشتی میں کوئی عیب ہوتا اسے نہیں چھینتا تھا۔ کشتی والے کو اس بات کا علم نہ تھا میں اگر کشتی کا کچھ حصہ نہ توڑتا ہے تو اس غریب کی ساری کشتی چھن جاتی۔

اور وہ جو لڑکا میں نے مار ڈالا اس کی حکمت یہ تھی کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اور یہ لڑکا میں ڈرا کہ بڑا ہو کر کافر نکلے گا اور اس کے ماں باپ بھی اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں گے تو میں نے ارادہ کر لیا کہ اس کے ماں باپ کو اللہ اس سے بہتر لڑکا دے اور اسے میں نے مار ڈالا تا کہ اس کے ماں باپ اس فتنہ سے محفوظ رہیں۔

اور جو میں نے گاؤں میں گرنے والی دیوار کو سیدھا کر دیا اس کی حکمت یہ تھی کہ وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور باپ ان کا بڑا صالح تھا تو رب کی یہ مرضی تھی کہ دونوں بچے جوان ہو جائیں اور اپنے خزانہ آپ نکال لیں۔

یہ تھی ان باتوں کی حکمت جو آپ نے دیکھیں۔

(قرآن مجید پارہ 16 رکوع 1۔ و تفسیر روح البیان جلد 1، صفحہ 494)

سبق:

دین کی باتوں میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور آدمی کو علم کی تلاش جاری رکھنی چاہئے۔ چاہے وہ کتنا بڑا عالم کیوں نہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول بندوں کو یہ علم ہوتا ہے کہ فلاں بچہ بڑا ہو کر مومن یا کافر ہو گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول بندے جس بات کا ارادہ کر لیں خدا ویسے ہی کر دیتا ہے کیوں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو قتل کر کے یوں فرمایا تھا:

"فاردنا ان یبدلھما ربھما خیرا منہ۔"

ترجمہ: پس ہم نے ارادہ کر لیا کہ ان دونوں کا رب انہیں اس سے بہتر عطا فرمائے۔"

چنانچہ خدا نے حضرت خضر علیہ السلام کے ارادہ کے مطابق ان دونوں کو اس سے بہتر بچہ عطا فرما دیا۔

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

بادشاہ کی نیت کا اثر

بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ نوشیرواں شکار کے موقعہ پر قوم سے دور ایک باغ میں جا پہنچا۔ وہاں ایک بچہ بیٹھا تھا، بادشاہ نے اسے کہا: مجھے ایک انار دو۔ لڑکے نے انار پیش کیا، بادشاہ نے اسے نچوڑا تو اس سے بہت زیادہ (اور میٹھا) پانی نکلا جسے پینے سے اس کی پیاس بجھ گئی۔ وہ بہت متعجب ہوا اور دل میں ٹھان لی کہ وہ یہ باغ اس کے مالک سے ضرور چھینے گا۔

بادشاہ نے لڑکے سے ایک اور انار مانگا (اس نے پیش کر دیا اس دفعہ بادشاہ نے انار نچوڑا تو) بہت کم اور ترش پانی نکلا۔ بادشاہ نے لڑکے سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: معلوم ہوتا ہے بادشاہ نے ظلم کا ارادہ کر لیا ہے۔

نوشیرواں نے یہ بات سنتے ہی دل میں (سچی) توبہ کی اور پھر انار مانگا۔ لڑکے نے حاضر کر دیا اس دفعہ توڑا تو پہلے سے بھی میٹھا اور لذیذ پایا۔ لڑکے نے کہا: غالب امید ہے کہ بادشاہ نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے اور ظلم سے توبہ کر لی ہے

نوشیرواں اس راز سے آشنا ہو گیا کہ بادشاہ کی بدنیتی سے ملک میں بے برکتی اور نحوست پھیل جاتی ہے۔ حتیٰ کہ پھلوں میں رس بھی کم اور ترش ہو جاتا ہے اور آئندہ ظلم سے ہمیشہ کے لیے تہہ دل سے توبہ کر لی۔ جس کی وجہ سے آج بھی اس کا نام عادل بادشاہ کے طور پر مشہور ہے (اور رہتی دنیا تک مشہور رہے گا) یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے فخر کے ساتھ یہ کلمات ارشاد فرمایا۔ میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا ہوں۔

(روح البیان جلد اول صفحہ 16)

تبصرہ:

حکمران کی نیت صاف نہ ہو تو ملک و قوم کے لیے بڑی محنت کرے تب بھی کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوتا اور قوم کی قسمت پر پڑے قفل نہیں کھلتے لیکن حاکم کی نیت صاف ہو تو بغیر محنت ترقی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں اور ملک و قوم کو استحکام نصیب ہوتا ہے کیونکہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ مسلم دنیا اس وقت زوال کی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ عوام بنیادی انسانی ضرورتوں سے محروم ہیں۔ باطل استعمار اسے تہس نہس کرنے کے لیے پر تول رہا ہے۔ مسلم حکمران بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں اور مختلف عناصر کو اس صورت حال کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ لیکن یہ بنیادی بات بھول جاتے ہیں کہ ساری خرابیوں کی بنیاد اور جڑ حکمرانوں کی بدنیتی ہے۔

ہمارے حکمرانوں کو ذاتی مفاد ملک و قوم سے زیادہ عزیز ہے اس کے لیے وہ سب کچھ جائز سمجھتے ہیں۔ اپنے

marfat.com

اقتدار کو بچانے کے لیے قوم اور ملک کو سانحات سے دوچار کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ ہر لیڈر یہی سوچتا ہے کہ میں قوم کے لیے ناگزیر ہوں اور میں نہیں ہوں گا تو ملک اور قوم نہیں رہیں گے۔

عوام کی سوچ اس کے برعکس ہے ان کا خیال ہے کہ ہمارے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ اور ہماری ملت کشتی کا سب سے بڑا بوجھ حکمران طبقہ ہے جب تک انہیں راستے سے ہٹایا نہیں جاتا یا یہ غرق نہیں ہو جاتے قوم ساحل مراد تک نہیں پہنچ سکتی۔

مسلم قوم کی موجودہ قیادت پر راہنمایانِ گم کردہ راہ کی پھبتی صادق آتی ہے وہ قوم کو ہر روز سبز باغ دکھاتے ہیں اور منزل کے نام پر ایک نئے سلاب میں ڈال دیتے ہیں۔

فریب منزل مقصود دے گئے ہم کو
کہاں یہ راہنما کارواں کو لے آئے

دنیا

کتا مردار سے ضرورت کے مطابق لیتا ہے اور چلا جاتا ہے لیکن دنیا کا پجاری اسے کسی صورت چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتا۔ (ارشاد العباد صفحہ 12)

تبصرہ:

کتب میں دنیا کو کوڑا کرکٹ اور دنیا پرستوں کو کتوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس سے مراد وہ دنیا ہے جو انسان سے انسانیت چھین لیتی ہے اور اسے عیاش، آوارہ، لذت پرست، خود غرض، حرام خور، آدم بیزار اور خدا کا باغی بنادیتی ہے۔ ورنہ یہی دنیا جب شریفوں کے ہاتھ لگتی ہے تو وہ اسے خدمتِ خلق اور رضائے الٰہی کے لیے خرچ کر کے جنت کی بہاریں خرید لیتے ہیں۔

دنیا کی ہوس کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ جیسے جیسے دنیا بڑھتی جائے اس کی بھوک جواں ہوتی جاتی ہے، ہوا و ہوس کا یہ سلسلہ قبر میں جا کر ختم ہو جاتا ہے۔

ادھی لعنت دنیا تائیں، تے ساری دنیا داراں ہو
جیں راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لیکن غضب دیاں ماراں ہو
پیوواں کولوں پتر کوہاوے، بھٹھ دنیاں مکاراں ہو
جنہاں ترک دنیا دی کیتی باہو، لیسن باغ بہاراں ہو

ظاہری اور باطنی آداب کے ساتھ نماز کی ادائیگی

حاتم زاہد علیہ الرحمۃ عاصم بن یوسف علیہ الرحمۃ کے پاس تشریف لے گئے تو عاصم نے کہا:

اے حاتم! کیا تم نماز اچھی طرح ادا کرتے ہو؟

انہوں نے کہا: ہاں!

عاصم نے کہا: وہ کیسے؟

حاتم نے جواب دیا: جب نماز کا وقت قریب ہوتا ہے تو کامل (ظاہری اور باطنی) وضو کرتا ہوں (ظاہری پانی سے اور باطنی توبہ سے) اور نماز پڑھنے کی جگہ اطمینان اور سکون سے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ نماز کی ادائیگی میں یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا کعبہ میرے دو ابرو کے درمیان ہے اور مقام ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے، میرا مالک میرے دل کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ میرا قدم پل صراط پر، جنت میرے دائیں، دوزخ میرے بائیں اور ملک الموت میرے پیچھے ہے اور یہی تصور ہوتا ہے کہ یہ میری آخری نماز ہے۔ پھر احسان کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں، تدبر و تفکر کے ساتھ قرأت کرتا ہوں، عاجزی کے ساتھ رکوع کرتا ہوں،

marfat.com

خشوع و خضوع سے سجدہ کرتا ہوں۔ آخر میں قعدہ کرتا ہوں، رجاء کے ساتھ تشہد پڑھتا ہوں، ایک سلام سنت پر اور دوسرا اخلاص پر پھیرتا ہوں۔

پھر خوف و امید کی کیفیت میں کھڑا ہوتا ہوں اور صبر پر پابند رہتا ہوں۔

عاصم نے کہا اے حاتم! تم ایسے نماز پڑھتے ہو۔

حاتم نے کہا: ہاں ایسے پڑھتا ہوں اور ایک دو دن سے نہیں تیس سال سے ایسے پڑھ رہا ہوں۔

عاصم رو پڑے اور کہنے لگے: ہائے افسوس! میں تو کبھی بھی ایسی نماز نہیں پڑھ سکا۔

(روح البیان جلد اول صفحہ 33)

خلیفہ سلیمان بن عبدالملک اور رضوان علیہ الرحمۃ مسجد نبوی میں

سلیمان بن عبدالملک نے مسجد نبوی میں ایک غلام کو تھیلی میں پانچ سو دینار دے کر عالم ربانی حضرت صفوان علیہ الرحمۃ کے پاس بھیجا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

غلام نے فراغت کے بعد پوچھا کیا آپ صفوان ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ غلام نے کہا خلیفہ کی طرف سے یہ مال قبول فرمائیں۔

صفوان نے کہا تمہیں غلطی لگی ہے یہ مال میرے لیے نہیں ہے، جاؤ خلیفہ سے تحقیق کرو۔ غلام نے کہا میرے واپس آنے تک یہ تھیلی اپنے پاس رکھو۔ آپ نے فرمایا: نہیں کیونکہ اگر میں اسے رکھ لوں تو اس کا مطلب ہے میں نے اسے قبول کرلیا، اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔

جب غلام چلا گیا تو صفوان نے اپنے جوتے اٹھائے اور مسجد نبوی سے نکل گئے اور جب تک خلیفہ وہاں سے چلا نہیں گیا واپس نہیں آئے۔(ارشاد العباد صفحہ 138)

تبصرہ:

حضرت صفوان کے اس عمل میں علماء اور صوفیاء کیلئے سبق ہے کہ وہ حکمرانوں اور امراء کے درباروں سے دور رہیں اور ان کے نذرانوں سے پرہیز کریں۔

ہمارے اسلاف نہ خود امراء کے دروازوں پر گئے اور نہ انہیں اپنے دروازوں پر پسند کیا تاکہ ان کی آزاد روی، خودداری، حق گوئی اور بیبا کی متاثر نہ ہو۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
(علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

ایک بار جہانگیر بادشاہ حضرت میاں میر قادری علیہ الرحمۃ کے آستانے پر حاضر ہوا لیکن دربان نے راستہ روک لیا اور اندر جانے کی اجازت نہ دی کیونکہ وہ وقت حضرت کی عبادت و ریاضت کا تھا۔ جہانگیر نے لاکھ تعارف کروایا لیکن بے سود۔ آخر مایوس ہو کر واپس جاتے ہوئے دربار سے کہتا گیا۔

بر درِ درویشاں درباراں نہ باید
یعنی درویشوں کے دروازے پر چوکیدار نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت میاں میر قادری اوراد و وظائف سے فارغ ہوئے تو دربان نے جہانگیر کا فقرہ عرض کیا۔ تو آپنے برجستہ جواب دیا۔

باید تا سگے دنیا نہ آید
ہونا چاہئے تاکہ دنیا کا کوئی سگ اندر نہ آئے۔

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دارالافتاء اھلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

حدود آرڈیننس میں ترمیم

سوال:

پرویز حکومت نے حدود آرڈیننس میں ترمیم کرکے ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کی متعدد شکلیں خلاف اسلام ہیں۔ آپ اس سلسلہ میں کیا کہتے ہیں؟

السائل: محمد الیاس ذکی، گجرات

جواب

اللہ تعالی نے ہماری بہتری کیلئے کچھ حدود مقرر کی ہیں، ان حدود سے تجاوز کرنا ممنوع ہے۔ لیکن جب کوئی ان سے تجاوز کرجاتا ہے تو اس کیلئے رب العالمین نے سزائیں مقرر کردی ہیں۔ اور ان حدود (یعنی سزاؤں) کو نافذ کرتے وقت احتیاط سے کام لینا شرعی حکم ہے۔ یہ سزائیں ظلم یا زیادتی نہیں بلکہ ہمارے مال و جان و عزت کی محافظ ہیں اور ہمیں دینی دنیاوی اور طبی طور پر نقصانات سے بچاتی ہیں۔ جیسا کہ رب العالمین نے قرآن مجید پارہ نمبر 2 سورہ بقرہ کی آیت نمبر 179 میں قصاص کے متعلق فرمایا ''اور قصاص میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو! تاکہ تم بچو۔'' اور سنن ابن ماجہ اور سنن نسائی میں بروایت حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) ایک حدیث مبارک ہے کہ ''اللہ کی مقرر کردہ سزاؤں میں سے ایک سزا جاری کرنا کئی رات کی بارش سے بہتر ہے۔

چنانچہ اسلام میں بدکاری سے روکا گیا ہے اور ایسا کرنے والوں کیلئے اللہ نے سزا مقرر کی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

بدکاری کی سزا سے متعلق مختصر دلائل

قرآن مجید میں ہے:

''الزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ.''

ترجمہ: ''جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے (جبکہ وہ غیر شادی شدہ ہوں) تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔'' (1)

جبکہ شادی شدہ سے متعلق حکم الٰہی ہے:

''الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموا هما نکالا من اللہ.'' (2)

حوالہ 1 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 18، سورہ نور، آیت نمبر 2.

حوالہ 2 ''صحیح ابن حبان'' جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 274، حدیث نمبر 4429. وتفسیر ابن کثیر.

marfat.com

ترجمہ: ''شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو انہیں رجم کرو۔''

اور صحاح ستہ (حدیث کی چھ معتبر کتب) میں سے جامع ترمذی، سنن ابوداؤد اور مسند احمد ودیگر روایات کے ساتھ بے شمار کتب میں حدیث شریف ہے:

''عن علقمة ابن وائل الكندى عن ابيه ان امراة حرجت على عهد رسول الله ﷺ تريد الصلوٰة فتلقاها رجل فتجللها فقضىٰ حاجته منها فصاحت فانطلق ومر عليها رجل فقالت ان ذاک الرجل فعل بی كذا وكذا ومرت بعصابة من المهاجرين فقالت ان ذاک الرجل فعل بی كذا وكذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذى ظنت انه وقع عليها واتوها فقالت نعم هوهذا فاتوا به رسول الله ﷺ فلما امر به ليرجم قام صاحبها الذى وقع عليها فقال يا رسول الله انا صاحبها فقال لها اذهبى فقد غفر الله لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذى وقع عليها ارجموا۔''

ترجمہ: یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز پڑھنے کے ارادے سے نکلی، راستے میں ایک شخص نے اُس سے زبردستی زنا کا ارتکاب کیا، اس عورت نے شور مچایا تو وہ بھاگ گیا، بعد ازں ایک دوسرے شخص کو سزا دی جانے لگی تو اصل شخص نے اقرار جرم کرلیا کہ اُس نے عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اُس مجرم کو رجم کرنے کا حکم فرمایا (کیونکہ وہ شادی شدہ تھا)۔ اور عورت پر حد جاری نہیں فرمائی بلکہ اسے واپس جانے کی اجازت فرمائی (کیونکہ اس سے جبر کیا گیا تھا اور وہ بلا قصور تھی)۔'' (4،3)

اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور لڑکی کے بالغ ہونے کی کم سے کم عمر نو سال ہے۔ اور یہ حدیث مبارک سے بھی ثابت ہے۔ جبکہ فتاویٰ ہندیہ المعروف فتاویٰ عالمگیری (جسے پانچ سو علماء امت نے مرتب کیا ہے اس) میں کم از کم بالغ ہونے کی عمر کے متعلق ہے:

''فی حق الغلام اثنتا عشرة سنة وفی الجارية تسع سنين۔'' (5)

ترجمہ: ''(کم از کم مدت) لڑکے کے حق میں 12 سال ہے اور لڑکی کے حق میں 9 سال ہے۔''

اس عمر کے بعد جب بھی علامت بلوغ ظاہر ہوں گی وہ بالغ شمار کئے جائیں گے اور اگر علامات بلوغ ظاہر نہ ہوں تو دونوں پر 15 سال کی عمر میں بلوغ والے احکام لازماً جاری ہوں گے اور وہ شرعاً بالغ شمار کئے جائیں گے۔

اور زنا کا جھوٹا الزام لگانے والوں کے متعلق قرآن مجید پارہ 18 سورہ نور آیت نمبر 4 میں ہے:

''فاجلدوهم ثمنين جلدة ولاتقبلوا لهم شهٰدة ابدا واولٰئک هم الفاسقون۔''

حوالہ 3: ''جامع ترمذی'' كتاب الحدود، باب فی المراة اذا استكرهت على الزنا، حديث نمبر 1373، ترقيم العلميه۔
حوالہ 4: ''مسند امام احمد'' مسند القبائل، حديث وائل بن حجر، حديث نمبر 25980۔
حوالہ 5: ''فتاوی عالمگیری'' كتاب الحجر، الفصل الثانی، صفحہ نمبر 61، طبع دار الفكر بيروت۔

marfat.com

ترجمہ: ''تو انہیں اسی (80) کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔'' (6)

''ولا تاخذکم بھما رافۃ فی دین اللّٰہ ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر۔'' (7)

ترجمہ: ''اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین کی خاطر ان پر (شرعی حد نافذ کرنے میں) کسی نرمی (ورعایت) کا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے۔''

جبکہ امت مسلمہ کے حکمرانوں کیلئے حکم خداوندی ہے:

'' تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللّٰہ۔''

ترجمہ: ''تم اچھائی کا حکم دوگے اور برائی سے روکوگے اور اللہ پر ایمان رکھوگے۔'' (8)

ان دلائل شرع سے ثابت ھوا کہ

درج بالا قرآن وسنت کے دلائل اور دیگر درجنوں شرعی دلائل بمع سینکڑوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ

1۔ زنا اگر شرعاً ثابت ہو جائے تو زنا کرنے والے بالغ افراد کیلئے 100 کوڑوں کی سزا ہے جو غیر شادی شدہ ہوں اور جو افراد شادہ شدہ ہوں ان کیلئے رجم یعنی سنگسار ہے

2۔ زنا اگر رضامندی سے ہو تو فاعل ومفعول دونوں پر شرعی حد جاری کی جائے گی۔ اور اگر ایک طرف سے جبر ہے تو پھر صرف جبر کرنے والے پر شرعی حد (جو کہ غیر شادی شدہ کیلئے 100 کوڑے اور شادہ شدہ کیلئے رجم ہے) جاری کی جائے گی۔ اور جسے مجبور کیا گیا اسے معافی ہے۔

3۔ لڑکے کے بالغ ہونے کی کم از کم عمر 12 سال ہے جبکہ لڑکی کے بالغ ہونے کی کم از کم عمر 9 سال ہے۔

4۔ زانی مرد یا زانی عورت اگر زنا کا اعتراف کرلیں تو ان پر شرعی حد جاری کی جائے گی۔

5۔ حدود اللہ میں نرمی یا تخفیف کا کسی کو اختیار نہیں اور یہ کہ مسلم حکمرانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حدود جاری کروائیں اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دیں

جبکہ حال ھی میں پاس کئے گئے قانون میں

1۔ زنا بالجبر کی سزا 10 سے 25 سال قید وجرمانہ حسب صوابدید جج مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ اسلام میں زنا بالرضا اور زنا بالجبر دونوں صورتوں میں غیر شادی شدہ کیلئے 100 کوڑے اور شاہ شدہ زانی کیلئے رجم کی سزا مقرر کی گئی ہے اور زنا بالجبر کی صورت میں جسے مجبور کیا گیا ہو اسے معافی ہے۔

ہاں اگر زنا کے ثبوت میں شرعی تقاضے پورے نہ ہوں تو اس صورت میں تعزیری (جج کی صوابدیدی) سزا مقرر کی جاسکتی ہے۔

لیکن اس قانون کی رو سے زنا بالجبر کی صورت میں حدود اللہ کو تعزیر (قاضی کی صوابدیدی سزا) میں تبدیل کردیا گیا ہے۔

حوالہ 6: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 18، سورہ نور، آیت نمبر 4.

حوالہ 7: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 18، سورہ نور، آیت نمبر 2.

حوالہ 8: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 4، سورہ آل عمران، آیت نمبر 110.

marfat.com

2۔ دفعہ 496 میں زنا بالرضا کو فحاشی کا نام دے کر اس کی سزا 5 سے 10 سال قید اور جرمانہ حسب صوابدید جج مقرر کیا گیا ہے۔ جو کہ حدود اللہ کی خلاف ورزی ہے۔

3۔ قانون میں حکومت کو سزا کی معافی یا تخفیف کا اختیار دیا گیا ہے۔ جو کہ دین کی مقرر کردی سزاؤں کا کھلا انکار اور اللہ تعالیٰ کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔

جبکہ پوری امت مسلمہ کا اجماع بھی ہے کہ حد کو معاف کرنے اور اس میں تخفیف کا اختیار کسی حکومت کو حاصل نہیں۔

4۔ قانون کی دفعہ نمبر 375 میں 16 سال سے کم عمر لڑکے لڑکیوں کیلئے زنا کی کوئی سزا نہیں۔ جبکہ شرعاً بالغ لڑکے اور بالغ لڑکی پر زنا کرنے کی صورت میں حد جاری ہوتی ہے۔ اور شرعی طور پر لڑکا 12 جبکہ لڑکی 9 سال کی عمر میں بھی بالغ ہوسکتے ہیں۔ لیکن اس قانون میں درحقیقت نوجوانوں کو اس فعل بد کی آزادی دی گئی ہے۔ اور اس طرح حدود اللہ کی دھجیاں بکھیرنے کی سازش کی گئی ہے۔ اور تحفظ نسواں کی بجائے تحفظ زنا بل منظور کروایا گیا ہے۔

5۔ 16 سال سے کم عمر لڑکی سے زنا کرنے والے 16 سال سے بڑے مرد کو زنا بالجبر کا ملزم ٹھہرا کر 10 سے 25 سال قید و جرمانہ حسب صوابدید جج مقرر کیا گیا ہے اور اس طرح اس صورت میں بھی حدود اللہ کو تبدیل کردیا گیا ہے۔

6۔ لعان کے دوران عورت اگر زنا کا اعتراف کرلے تو اس عورت کیلئے کوئی سزا نہیں۔ حالانکہ اسلام میں زنا کا اعتراف کرنے والے فرد پر حد جاری ہوتی ہے۔

7۔ اس قانون میں پولیس کو روک دیا گیا ہے کہ وہ زانیوں کو گرفتار کرے یا ان کے خلاف مقدمہ درج کرے۔ اس طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے روک دیا گیا ہے اور درحقیقت زنا بالرضا کو تحفظ دیا گیا ہے اور ان صورتوں میں سزا کو ناقابل عمل بنادیا گیا ہے اور بدکاروں کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ھے

"مَاکَانَ لِمُؤمِنٍ وَّلَا مُؤمِنَةٍ اِذَا قَضَیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِھِمْ۔"

ترجمہ: "جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کردیں تو کسی مومن مرد یا عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ پھر اس معاملے میں ان کا کوئی اختیار باقی رہے۔" (9)

اور دوسرے مقام پر اللہ رب العالمین نے فرمایا:

"وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔"

ترجمہ: "اور جو شخص راہ حق واضح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرے، اور طریقۂ مؤمنین کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرے۔ اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور نہایت برا ہے وہ ٹھکانا۔" (10)

حوالہ 09: "قرآن مجید" پارہ نمبر 22، سورہ احزاب، آیت نمبر 36۔

حوالہ 10: "قرآن مجید" پارہ: 4، سورہ ال عمران، آیت: 106-107۔

marfat.com

خلاف اسلام کام کرنیوالوں کا حکم

سوال:

خلاف اسلام کام کرنیوالوں کا حکم کیا ہے؟

مدثر نیاز، لاہور

جواب

1۔ اگر انہوں نے یہ کام غلط فہمی یا دھوکا دہی کا شکار ہونے کی وجہ سے کیا تو اس صورت میں اسکا سارا وبال دھوکا دہی اور غلط بیانی کرنے والوں پر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یخدعون اللہ والذین امنوا...لھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون."

ترجمہ: "وہ دھوکہ دیتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو۔۔۔ان کیلئے دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ کذب بیانی کرتے ہیں۔"

2۔ اور اگر اس کام کو خلاف اسلام جانتے ہوئے اور اسے دیدہ دانستہ حرام سمجھتے ہوئے یہ کام کیا تو یہ سخت کبیرہ گناہ اور حرام قطعی ہے اور اس کا مرتکب فاسق و ظالم ہے۔

اس متعلق ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

"ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٓئک ھم الظالمون...فاسقون."

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے پر حکم نہ کریں (بوجہ سرکشی کے) وہی لوگ ظالم ہیں...فاسق ہیں۔"

3۔ اور اگر اس کام کو خلاف اسلام جانتے ہوئے اور جائز سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب کیا ہے تو ایسا شخص اسلام سے نکل کر کافر و مرتد ہو گیا ہے، اس کا نکاح ختم ہو گیا ہے، اس کی تمام عمر کی نیکیاں برباد ہو گئیں ہیں۔ (والعیاذ باللہ من ذالک)۔ کیونکہ اس نے حرام قطعی کو حلال ٹھہرایا۔ اور یہ کفر و ارتداد ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٓئک ھم الکافروان."

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کے اتارے ہوئے پر حکم نہ کریں (بلکہ اس کا سرے سے ہی انکار کردیں) تو وہی لوگ کافر ہیں۔"

خلیفہ چہارم امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد معجم صغیر طبرانی جلد 2 صفحہ نمبر 50 پر موجود ہے کہ

"فان امن انه له حلال فقد کفر."

ترجمہ: "تو اگر اس (گناہ کرنے والے) نے یقین کرلیا کہ وہ گناہ اس کیلئے حلال ہے تو ضرور کافر ہو گیا۔"

اور فتاوی ہندیہ المعروف فتاویٰ عالمگیری (جسے 500 علماء اسلام نے مرتب کیا) میں ہے:

"من اعتقد الحرام حلالا اوعلی القلب یکفر."

ترجمہ: "جو حرام کو حلال، یا حلال کو حرام ٹھہرائے، کافر ہو جائے گا۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 2، سورہ بقرہ، آیت: 9-10.

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 6، سورہ مائدہ، آیت نمبر 45، 47.

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 6، سورہ مائدہ، آیت نمبر 44.

marfat.com

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوبکر کی وجہ تسمیہ

علامہ عبد الغفور گولڑوی

گزشتہ سے پیوستہ

خلافت میں اول:

سرکار دوعالم ﷺ کی وفات کے بعد منافقین کی چیرادستیاں رنگ لانے لگیں، اتحاد امت میں رخنہ ڈالنے کی کوششیں ہونے لگی، خلیفہ کے تقرر کے بارے میں اختلاف سامنے آنے لگا، کسی نے کہا مہاجرین خلافت کے زیادہ حقدار ہیں، کسی نے کہا انصار زیادہ حقدار ہیں، اس وقت صحابہ کرام کی رہنمائی اور احسن انداز میں معاملہ سلجھانے کی کوشش حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمائی، جب آپ کو پتہ چلا کہ انصار ایک مقام پر اکٹھے ہو کر میٹنگ کر رہے ہیں تو آپ نے حضرت عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لیا وہاں پہنچ کر اصلاح انگیز خطبہ ارشاد فرمایا کہ

اے معشر انصار! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو دنیا میں مبعوث فرمایا، آپ نے لوگوں کو پیغام حق سنایا، ایک اللہ کی طرف دعوت دی، لوگوں نے آپ کو تکالیف پہنچائیں، ہر طرح کی اذیتوں سے دوچار کیا، دکھ ودرد کے پہاڑ ڈھائے گئے، غم وغصہ کی آندھیاں چلائی گئیں، طعن وتشنیع کے تیر برسائے گئے، ایسے حال میں ہم مہاجرین کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہم آپ پر ایمان لائے ہم نے آپ ﷺ کا ہر مقام پہ ساتھ دیا تکالیف برداشت کیں لہٰذا ہم ایمان لانے اور حضور ﷺ کا ساتھ دینے میں مقدم ہیں۔

اے معشر انصار! تمہاری بزرگی بھی مسلمہ ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مہاجرین کے ماسوا کوئی تمہارا ہم پلہ نہیں ہے۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی ترتیب سے ذکر فرمایا ہے:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار

یعنی اس آیت مبارکہ میں پہلے مہاجرین کا ذکر فرمایا ہے پھر انصار کا۔ لہٰذا مہاجرین آپ سے مقدم ہیں اس لیے امارت مہاجرین کو دو اور وزارت تم لے لو ہم مہاجرین تمہارے منشورے کے ساتھ فیصلہ کیا کریں گے۔

اس کے بعد انصار صحابہ نے اس کی تائیدات وغیرہ میں خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما کے بازو پکڑے اور کہا ان میں سے جس کی تم چاہو بیعت کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ہم آپ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں ہم سے بہتر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی آپ ہی سے زیادہ محبت

marfat.com

فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا بیعت کی پھر دیگر حاضرین نے بیعت کی۔ اس حسن اسلوب سے آپ رضی اللہ عنہ نے فتنہ عظیمہ سے امت مسلمہ کو پارہ پارہ ہونے سے بچالیا۔

سوال: اہل تشیع کہتے ہیں خلیفہ بلافصل حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت پر غاصبانہ قبضہ جمایا ہوا تھا۔

جواب: اگر آپ نے اس تحریر کو غور سے پڑھا ہے تو ضرور آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ خلیفہ اول ہونے کے حقدار حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ صحیح مسلم میں حدیث مبارکہ موجود ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا: اپنے باپ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں ایک وصیت لکھ دوں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا یا کوئی کہنے والا کہے گا کہ میں زیادہ حقدار ہوں۔

ابو بکر کے سوا اگر کسی نے حقداری کا دعویٰ کیا تو اللہ اور مومنین اس کو نہ مانیں گے اور انکار کردیں گے۔

ایک حدیث مبارکہ پہلے بھی گزر چکی ہے کہ جس قوم میں ابو بکر موجود ہو اس میں کسی اور کو امام بنانا مناسب ہی نہیں ہے۔ خود رسول پاک ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا امام بنا کر اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ میرے بعد امامت کا زیادہ حقدار ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی ہے۔

اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عمل نبوی سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا تھا: اے لوگو! جسے رسول اللہ ﷺ نے مقدم کیا ہے اسے کون مؤخر (پیچھے) کر سکتا ہے۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت عام ہو رہی تھی اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دن یا رات کو کبھی بھی امارت کی حرص نہیں کی نہ ہی کبھی سری یا اعلانیہ اس کی طلب کی ہے۔ اب بھی میں معذرت کرتا ہوں آپ کسی اور کو خلیفہ بنالیں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ آپ یار غار ہیں، ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہیں، ہم آپکے شرف و بزرگی کو جانتے ہیں، حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں آپ کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین کا امام انہیں بنادیا ہے تو ہم نے انہیں اپنی دنیا کا بھی امام بنالیا ہے۔

اس وضاحت کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کر لیا تھا یعنی ظاہراً تسلیم کر لیا تھا لیکن دل سے قبول نہیں کیا تھا۔ یہاں مجھے یہ بات بڑے افسوس سے لکھنی پڑ رہی ہے ایک طرف ان سے محبت کے دعوے اور دوسری طرف ان کے کردار کو اس قدر گرا کر پیش کرنا اور کہنا کہ آپ نے تقیہ کر لیا تھا یعنی دوسرے لفظوں میں انہوں نے منافقانہ پالیسی اختیار کر لی تھی اوپر اوپر سے مان لیا مگر دل سے نہ مانا تھا کیا یہ شہید یزداں کا کردار ہے؟ کیا شاہِ مرداں ایسا ہی ہوتا ہے؟ کیا یہی قوت حیدری ہے؟ کیا حق کے پاسبان ایسے ہی ہوتے ہیں؟

یہ کردار تو ایک عام آدمی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے چہ جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کردار کو منسوب کیا جائے کہ آپ کے سامنے (بقول اہل

marfat.com

شیع) قرآن میں تحریف ہوتی رہی شریعت میں تغیر و تبدل ہوتا رہا یہاں تک چند افراد کے ماسواسب صحابہ معاذاللہ کافر و مرتد ہو گئے اور آپ تکیہ کر کے بیٹھے رہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یزید کے دور میں شریعت کی خلاف ورزی ہو تو امام حسین رضی اللہ عنہ میدان میں نکل سکتے تھے تو خلفاء ثلاثہ کے دور میں قرآن و شریعت میں تبدیلی ہوتی دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ میدان میں کیوں نہ آئے؟

اس وقت حسن و حسین بھی تقریباً جوان تھے وہ بھی میدان میں نہیں آئے کیوں؟

اگر تکیہ کرنا ضروری تھا تو یزیدی دور میں امام حسین نے تکیہ کیوں نہ کیا؟

اصل بات یہ ہے کہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دل و جان سے خلافت خلفائے ثلاثہ کو قبول کیا، انکے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے، ہر معاملہ میں شریک ہوتے رہے، انکا ساتھ دیتے رہے، بلکہ نہایت ہی قریبی مشیر کی حیثیت سے ساتھ ساتھ رہے۔ اور خلفائے ثلاثہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کو اپنے حق میں بہتر سمجھتے اور عمل کرتے تھے۔

وماعلینا الا البلاغ المبین!!!

آخر میں بتاتا چلوں کہ یہ مضمون میری پہلی تحریر ہے۔ اسکا آغاز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عنوان سے ہے کیونکہ

سیاہ تاریک رات ہے، میان، محب و محبوب راز کی بات ہے، جس محبوب کی خاطر انبیاء و ملائک کی بیت المقدس میں صف بستہ بارات ہے، وہی محبوب کائنات میزبان ابو بکر کے گھر آج کی رات ہے، ابو بکر بھی محو انتظار ہے، کیونکہ کیا ہوا، ہجرت کا وعدہ آج کی رات ہے، ضرورت کے مطابق لیتے ہیں کچھ زادِ راہ، کیونکہ جانا ہے مدینہ منورہ، راستہ میں آتے ہیں پہاڑ، اس پہ چڑھتے ہیں دونوں یار، یہاں دیکھتے ہیں محبّ صادق و غمگسار، ہو گئے ہیں زخمی پائے حبیب کو دیکھ کر، آگے بڑھکر اٹھا لیتے ہیں کندوں پہ نبوت کا بھار، یہی سے ابو بکر کی طاقت کا ہوتا ہے اظہار، حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے ہو اتھا ارشادِ نامدار، جب فتح مکہ کے دن بتوں کو توڑنے کا آیا تھا وقتِ نوبہار، اے علی تم اٹھا سکتے نہیں نبوت کا بھار، بہر حال آگے آجاتی ہے ایک غار، ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوتے ہیں عرض گذار، میرے آقا آپ کچھ دیر یہاں کریں انتظار، کیونکہ رہتے ہیں اس میں کیڑے مکوڑا اور مار۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر جاتے ہیں، غار کو خوب صاف کرتے ہیں، جب غار محبوب کائنات ﷺ کے آرام کے لائق ہو جاتی ہے تو محبوب کائنات اپنی تمام تر جلوں کے ساتھ تشریف لے آتے ہیں، غار کو اپنی ضیاپاشیوں سے منور فرمادیتے ہیں، یہیں سے اہل محبت نے ایک ذوق کی بات بتائی ہے، عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کی مشکل حل فرمائی ہے، محبوب کائنات ﷺ کو دعوت دینے والوں کو یہ بات سمجھائی ہے۔

اگر محبوب کائنات کو اپنے دل میں لانا چاہتے ہو تو پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے دل کے گندے غار میں بلاؤ غار کی طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تمہارے دل کے غار کو صاف کریں گے اگر کہیں عداوت کا مار یا منافقت کا سوراغ ہوا تو اسے بند کردیں گے جب دل محبوب کائنات کی آرام گاہ کے لائق ہو جائے گا تو وہ جلوہ گر ہو جائیں گے۔

marfat.com

نگاہِ "ولی" میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میرے والدِ گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر: پیر محمد افضل قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت:

میرے والد گرامی استاذ الاساتذہ، قطب الاولیاء، زاہد بے ریا، حضرت مولانا خواجہ پیر محمد اسلم قادری قدس سرہ العزیز 11 رمضان المبارک 1347ھ بروز جمعۃ المبارک مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات کے ایک عظیم علمی و روحانی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔

نسب نامہ:

قدیم زمانہ سے بزرگان خاندان کے یہاں موجود تحریری شجرہ کے مطابق آپکا تعلق قطب شاہی کھوکھر خاندان سے ہے، کھوکھر قطب شاہ کے بیٹے تھے اور اعوان وجوہان کے بھائی قطب شاہ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فی الجنۃ سے ملتا ہے۔ اسطرح حضرت کا سلسلہ نسب 39ویں پشت میں امیر المؤمنین سیدنا علی تک جا پہنچتا ہے۔

آپ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ فقیہ اعظم حضرت مولانا الحاج محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند ارجمند اور خلف ارشد ہیں۔ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے عظیم فقیہ، علوم عربیہ اسلامیہ کے بے مثال ماہر استاذ، شب بیدار، با کرامت ولی کامل اور بارگاہ نبوی [illegible] حضوری و مقرب تھے۔ آپ کی علمی جلالت کا اندازہ [illegible] امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ محدث بھکھی شریف حضرت علامہ سید محمد جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور کئی [illegible] کبار نے آپ سے علوم دینیہ کی تحصیل یا تکمیل کی۔ [illegible] کس قدر عبادت گزار تھے؟ آپ کے شاگرد رشید [illegible] المدرسین حضرت مولانا محمد نواز صاحب کیلانی بانی جامعہ [illegible] مدینۃ العلم گوجرانوالہ فرماتے ہیں کہ میرے استاذ [illegible] حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیماری اور علالت کے ایام میں بھی کم از کم 18 پارے روزانہ تلاوت فرماتے تھے اور آپ نے باقاعدہ قرآن حفظ نہیں [illegible] تھا لیکن تلاوت کر کر کے حافظ قرآن بن گئے تھے۔

خلیفہ حضرت شیر ربانی جناب سید محمد یعقوب [illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آف ماجرہ شریف نزد کنجاہ کو کسی [illegible] سے زیارت نبوی بند ہو گئی تو آپ دریائے راوی [illegible] کنارے ایک مجذوب کی رہنمائی پر مراڑیاں شریف پابرہنہ حاضر ہوئے حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاء سے اسی رات زیارت نبوی [illegible] مشرف ہوئے۔ آپ اس کے بعد ہمیشہ ننگے پاؤں مراڑیاں شریف آتے اور فرماتے حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری [illegible]

marfat.com

قدر بارگاہ نبوی کے حضوری و مقرب ہیں کہ اگر شرع
یف اس زمانہ میں کسی کو صحابی رسول کہنے کی اجازت
تو میں برملا حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری کو صحابی
ول کہتا۔ حضرت کی بے شمار کرامات میں سے ایک یہ
ہے کہ آپ نے نہایت قحط سالی کے ایام میں نالہ بھمبر
بارش کی دعا فرمائی اسی وقت کالی گھٹا ظاہر ہوئی اور
سلادھار بارش ہونے لگی اور لوگ بھیگتے ہوئے واپس
ئے جبکہ دعا سے پہلے آسمان پر ذرہ بھر بادل نہیں تھے۔
اس کرامت کے کثیر تعداد میں گواہ آج بھی موضع
ڑیاں شریف اور ساہنوال کلاں وغیرہ میں زندہ ہیں۔

تعلیم وتربیت:

ہمارے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عظیم
عالم ربانی مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کی
ش ولایت میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد
رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی پھر درس نظامی کی انتہائی
ملک کے ممتاز اساتذہ کرام سے مکمل کیں۔ فاضل
جامعہ فاضلیہ بٹالہ شریف (انڈیا) میں کیا۔ آپ نے نہ
ف درس نظامی پڑھا بلکہ آپ ابتداء سے دورہ حدیث
درس نظامی پڑھاتے رہے اور بڑے بڑے قابل اساتذہ
ں میں درس نظامی کے اشکالات کا حل فرمادیتے تھے۔
پ تبحر عالم دین اور صاحب ریاضت ومجاہدہ ہونے کے
ساتھ ماہر حکیم اور بے مثال ماہر عملیات بھی تھے۔
پ نے حکمت اور عملیات کے ذریعے بھی ساری زندگی
وث خدمت خلق کی اور بے شمار لوگ آپ سے ان
ں میں بھی فیضیاب ہوئے۔

بیعت وخلافت:

آپ نے 7 محرم الحرام 1367ھ کو غوث زمانہ قطب الاولیاء حضرت سیدنا پیر سید نذر محی الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہشتم بٹالہ شریف (انڈیا) سے بیعت کی اور آپ کی خصوصی نگرانی میں طریقت کی تمام منازل بڑی محنت وجانفشانی سے طے کیں۔ آپ نے نالوں کے ٹھنڈے پانیوں، پہاڑوں، غاروں، پاک وہند، کشمیر، عراق، حجاز مقدس اور دیگر ممالک کی بے شمار خانقاہوں میں ریاضات شاقہ اور نہایت مشکل چلے کاٹے جن کی مثال اس دور میں نہیں ملتی۔ آپ کے پیر ومرشد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنا روحانی بیٹا قرار دیا اور اپنے خلفاء میں سے صرف آپ کو تحریری خلافت عطا فرمائی اور دو بار آپ کو اپنا نمائندہ خصوصی مقرر کرکے بغداد شریف بھیجا۔ بٹالہ شریف کے علاوہ آپ کو بغداد شریف کے تین نقیب الاشراف ہستیوں کی طرف سے علیحدہ علیحدہ خلافتیں عطا ہوئیں۔ 1. نقیب الاشراف سیدنا حضرت محمود حسام الدین الگیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ 2. نقیب الاشراف حضرت سیدنا ابراہیم سیف الدین الگیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ 3. نقیب الاشراف حضرت سیدنا احمد ظفر الگیلانی البغدادی مدظلہ العالی نوٹ: آخر الذکر نقیب الاشراف نے راقم الحروف (پیر محمد افضل قادری، سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد مراڑیاں شریف) کو بھی خلافت عطا فرمائی۔

علاوہ ازیں قطب مدینہ منورہ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ، قدوۃ الاولیاء حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم حضرت سید ابوالبرکات شاہ رحمۃ اللہ علیہ، سیدنا سالم گیلانی کلید بردار درگاہ عالیہ بغداد شریف رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیدنا سید ابو یوسف السید ہاشم الرفاعی مدظلہ العالی اور دیگر بے

marfat.com

شمار صوفیاء اسلام نے میرے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف سلاسل روحانیہ کی خلافتیں عطا فرمائیں۔ برادر طریقت مولانا محمد افضل بٹ ملازم واپڈا ڈویژن نمبرا گجرات نے اپنے تاثرات میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے لوگوں کو سلسلہ غوثیہ میں بیعت لینے کا حکم دیا، تو میں نے عرض کیا حضور! میں اس قابل نہیں ہوں۔ تو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔'' فرماتے ہیں اسکے بعد میں نے بیعت کا سلسلہ شروع کیا

اولاد کی تعلیم و تربیت:

آپ کے چاروں بیٹے مفتی محمد اشرف القادری، راقم الحروف (پیر محمد افضل قادری)، حافظ محمد معروف سبحانی، صاحبزادہ محمد مسعود قادری اور پوتے وخلیفہ محمد عثمان افضل قادری عالم دین ہیں اور اندرون وبیرون ملک دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور آپکی تینوں صاحبزادیاں عزیزم ریحانہ کوثر قادری، عزیزم رضوانہ کوثر قادری، عزیزم عرفانہ کوثر قادری درس نظامی کی ماہر معلمات ہیں جو کہ بالترتیب نیک آباد گجرات، نیک آباد گجرات، اور دربار عالیہ سلطانیہ اعوان شریف میں طالبات کے عظیم الشان مدارس میں پرنسپل اور درس نظامی بمع دورۂ حدیث پڑھا رہی ہیں۔ اور محترمہ ریحانہ کوثر قادری کی شاگرد معلمات اندرون وبیرون ملک سینکڑوں اسلامی مراکز میں تعلیم علوم اسلامیہ کی اعلیٰ خدمات انجام دے رہی ہیں۔

اکثر والدین اولاد کی تعلیم پر توجہ نہیں دیتے، لیکن ہمارے والد محترم ہمیشہ ہمارے لئے قابل اور ماہر فن ساتذہ کا انتظام فرماتے اور اسباق پڑھنے سے پہلے رات گئے تک کل پڑھے جانے والے اسباق کی تیاری کراتے ا[...] روزانہ سہ پہر پڑھا ہوا سبق یاد کراتے۔ آپ سب [...] زیادہ تعلیم پر توجہ دیتے اور اس سلسلہ میں بے دریغ پیسہ خر[...] فرماتے تھے آپ کی انتہائی خواہش تھی کہ میری اولاد [...] حاصل کرے اور شاندار دینی خدمات انجام دے۔

جامعہ قادریہ عالمیہ کی بنیاد:

حضرت جد امجد مولانا الحاج محمد نیک عالم قادر[...] رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر مسجد مراڑیاں شریف میں مقامی ا[...] مسافر طلبہ کو پڑھاتے رہے دو دو سو تک طلبہ آپ کے پا[...] ناظرہ قرآن سے لے کر درس نظامی کی انتہائی کتب پڑ[...] تھے لیکن آپ نے دینی مدرسہ کے لئے مستقل عمارت تع[...] نہیں فرمائی۔ حضرت والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے خوا[...] میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے فرو[...] 1958 میں آپ کے انتقال کے بعد مراڑیاں شریف [...] جنوب میں حضرت کے مزار اقدس سے متصل جامعہ قادر[...] عالمیہ کی بنیاد رکھی ابتداء میں رقبہ صرف اڑھائی مرلہ تھا۔

الحمد للہ آج اس ادارے کا رقبہ 27 کنال [...] زائد ہے جس میں طلبہ وطالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ پر شکو[...] درسگاہیں اور عظیم الشان جامع مسجد وعید گاہ قادریہ عالمی[...] تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور مزید منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے۔ او[...] 750 مسافر طلبہ وطالبات قیام پذیر ہیں جن کی فر[...] خوراک، رہائش اور فری تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جامع[...] قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات سے ہزاروں طلب[...] وطالبات فارغ ہو کر اندرون ملک وبیرون ملک اہم دین[...] خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور اس وقت پاکستان [...] کشمیر، یورپ، امریکہ اور دیگر ممالک میں 200 سے زائد [...] شاخیں قائم ہو چکی ہیں جن میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

marfat.com

چند دیگر فضائل:

آپ دینی امور میں بے پناہ محنت اور ریاضت و مجاہدہ کرنے والے بزرگ تھے۔ رات 1 بجے سے لے کر چاشت تک عبادت میں مشغول رہتے بعد ازاں رات گئے تک عوام الناس کی اصلاح وارشاد اور جامعہ قادریہ عالیہ کے انتظامات و تعلیم دین میں مصروف رہتے۔ اس اثناء میں قادیانیوں اور دیگر باطل فرقوں کے رد کا پورا اہتمام فرماتے اور جلسوں میں بھی شرکت فرماتے جامعہ قادریہ عالیہ کے قیام میں کچھ لوگوں نے سخت اور بے حد مخالفت کی قاتلانہ حملہ بھی ہوا مگر آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے اور کبھی نہیں گھبرائے آپ ہمیشہ مشکل سے مشکل حالات میں ڈٹ جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے شامل حال رہتی تھی۔

آپ بے حد فیاض تھے، ہر طالب سلوک کو چاہے مرید ہو یا نہ ہو وظائف، عملیات اور نسخہ جات وسیع الظرفی کے ساتھ بتاتے اور نوٹ کراتے اور جس شخص میں تھوڑا سا روحانی ذوق دیکھتے اس کی روحانی تربیت فرماتے اور خوب خوب فیض رسانی فرماتے۔ سادات کا بے حد احترام کرتے، حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے بے حد عشق و محبت رکھتے تھے اس لئے گیلانی سادات کا نسبتاً زیادہ احترام کرتے اور نذرانے بھی پیش کرتے۔ ضرورتمند اور سائلین کی حسب توفیق ضروری مالی امداد کرتے۔ عرب شریف اور عراق سے جب مہمان آتے تو بے پناہ خدمت کرتے۔ خوشحالی سے پہلے عرب آپ کے پاس بکثرت آتے تھے اور آپ بے پناہ خدمت کرتے اور دوسرے لوگوں کو بھی ترغیب دیتے۔

درود شریف کے مبلغ اعظم:

آپ درود شریف کے اپنے دور میں مبلغ اعظم تھے، بے شمار لوگوں کو درود شریف پڑھنے پر مامور کیا ہوا تھا اور خود بھی بارہا درود شریف کے حلقے قائم فرماتے رہتے اور پریشان حال لوگوں کو زیادہ تر درود شریف کا وظیفہ بتاتے درود شریف خضری درود شریف ہزارہ درود غوثیہ درود تنجینا اور دیگر کئی درود شریف چھپوا کر اپنے پاس رکھتے اور سفر و حضر میں تقسیم فرماتے۔ مصائب اور شکایات کے لئے درود شریف کا درج ذیل عمل خاص خاص لوگوں کو تعلیم دیتے: 11 ہزار بار درود شریف ہزارہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر ختم دلایا جائے اور وہ میٹھی چیز بچوں میں تقسیم کی جائے، اس سے لوگوں کو فائدہ ہو جاتا۔ اور خاص ساتھیوں کو لاکھوں کی تعداد میں درود شریف کے مخصوص وظائف کی تعلیم دیتے۔ بلا مبالغہ آپ نے اپنی زندگی میں اربوں مرتبہ درود شریف پڑھا، یا پڑھوایا ہے۔

کرامات:

قرآن و سنت سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح بندوں کو کرامات سے نوازا۔ حضرت والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے شمار کرامات و مبشرات سے نوازا، جنہیں مختلف شعبہ زندگی کے معتبر حضرات قلم بند کروا رہے ہیں جس کی تفصیل آپ کی مفصل سوانح حیات میں شائع کی جا رہی ہے۔ قارئین کیلئے چند ایک کرامات یہاں ذکر کی جا رہی ہیں:

1423ھ میں مجھے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حج بیت اللہ وزیارت نبوی کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے قبلہ والد صاحب سے درخواست کی کہ میری صرف ایک ہی درخواست ہے آپ دعا فرمائیں کہ مجھے حضور سرکار مدینہ فداہ روحی وعلیہ ﷺ کی سرپرستی اور نظر کرم نصیب ہو جائے۔ میں اس سفر میں ہر جگہ بار بار یہی دعا کرتا

marfat.com

رہا۔ 8 ذوالحج 1423ھ کو منیٰ میں حالت نیند میں مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بڑی شاندار حاضری نصیب ہوئی اور بشارت ملی: ''تمہیں دوہری سرپرستی حاصل ہے۔'' 14 ذوالحج 1423ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت والد صاحب کیساتھ مدینہ منورہ پہنچا۔ والد صاحب شدید علیل تھے، بے ہوشی کی کیفیت اور بے پناہ کمزوری تھی آپ کو ہوٹل میں ٹھہرایا اور مسجد نبوی میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری اس کے بعد ہوٹل آیا، اونگھ آئی تو مجھے بارگاہ نبوی میں حاضری نصیب ہوئی اور بشارت عطا کی گئی کہ ''مراڑیاں شریف کا مدینہ شریف کے ساتھ اتصال (رابطہ وتعلق) ہے۔''

حضرت پیر سید عربی شاہ صاحب قادری جو کہ عرصہ 25 سال سے مسجد نبوی میں معتکف ہیں۔ صائم الدہر، قائم اللیل اور صاحب کشف وکرامات بزرگ ہیں، نے مدینہ منورہ روانگی سے پہلے جدی الامجد حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر پانچ ماہ کا چلہ کیا اپنے تحریری تأثرات میں فرماتے ہیں: میں نے اس چلہ کے دوران عجیب وغریب واقعات دیکھے، حضرت صاحب مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کرم اور حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری کی تربیت سے قسم قسم کے فیوض وبرکات حاصل کیے اور کئی بار حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ودیگر اولیاء اللہ کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ کے مرید صادق مولانا محمد افضل بٹ ملازم واپڈا ڈویژن نمبرا گجرات وخطیب جامعہ مسجد محمدی محلہ مسلم پورہ سرگودہا روڈ گجرات نے اپنے تأثرات میں لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیعت کی تو دل میں یہ خیال زور پکڑ گیا کہ پیر ومرشد کا مقام ومرتبہ کیا ہے اور اس خیال نے طوفان کی کیفیت بپا کردی لکھتے ہیں کہ 1985 کا واقعہ ہے کہ دفتر میں فارغ اوقات میں سیرت فاروقی کا مطالعہ کررہا تھا کہ اونگھ محسوس ہوئی اور حضرت پیر ومرشد کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا: ''بٹ صاحب تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قطبیت عطا فرمائی ہے۔'' میں نے عرض کیا حضور مجھے پتا نہیں تھا آنکھ کھلی تو پھر پہلے سے زیادہ غنودگی محسوس ہوئی تو پیر ومرشد نے فرمایا: ''بٹ صاحب اللہ تعالیٰ میرے سر پر قطبیت کا تاج رکھا ہے۔'' یہ دودفعہ فرمایا اور پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مبلغ برطانیہ صاحبزادہ محمد دلشاد حسین قادری لکھتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: حضرت پیر ومرشد! اولاد نہیں مل رہی بڑی مدت گزر گئی ہے تو پیر ومرشد مجھے دربار حضرت سلطان باہو لے گئے۔ مزار شریف پر اپنے ساتھ بٹھا کر مراقبہ فرمایا تو مجھے جاگتے ہوئے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی بڑی بڑی آنکھیں ہیں، چہرہ روشن ہے، فرماتے ہیں: ''خدا تجھے بہت جلد اولاد عطا فرمائے گا۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوبصورت بیٹا (محمد سعید المصطفیٰ) عطا فرمایا۔ حضرت پیر ومرشد نے فرمایا (میری زندگی میں) کسی کو نہ بتانا۔

مولانا محمد افضل بٹ ملازم واپڈا ڈویژن نمبرا گجرات نے اپنے تأثرات میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم ایک اونچی دیواروں والی بڑی حویلی میں ہیں اور اس میں بے شمار مخلوق حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا انتظار کررہی ہے، میں بھی قبلہ پیر ومرشد کے ساتھ ہوں۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ

marfat.com

سرکار دوعالم ﷺ کی پالکی آرہی ہے جسے کسی نورانی مخلوق نے اٹھایا ہوا ہے۔ پالکی دیوار کے باہر باہر آرہی ہے میں نے قبلہ پیر و مرشد کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی پالکی آرہی ہے، آپ نے حویلی کے گیٹ کی طرف جانا شروع کر دیا میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے جارہا ہوں۔ لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے بھی برکت حاصل کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ پالکی کو لگ جائیں میں نے بھی کوشش کی لیکن دیوار اونچی ہونے کی وجہ سے ہاتھ نہ لگا سکا۔ جب ہم گیٹ کے پاس پہنچے تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی پالکی بھی وہاں پہنچ گئی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پالکی سے باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر سفید چادر کا حجاب ہے۔ قبلہ پیر و مرشد صاحب نے آگے بڑھ کر دست بوسی کی اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو گاڑی میں بٹھا لیا، جبکہ آپ کے صحابہ کرام بھی گاڑی میں پہلے ہی بیٹھے تھے گاڑی سٹارٹ ہو گئی میں نے سوچا کہ پالکی کو ہاتھ بھی نہ لگا سکا اور چہرہ مبارک کی واضح زیارت بھی نہیں ہوئی جب گاڑی چلنے لگی تو میں گاڑی کے پچھلے حصہ کے ساتھ چمٹ گیا اور گاڑی چل پڑی۔ تقریباً ایک میل گاڑی چلی ہو گی کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ میں گاڑی کے ساتھ چمٹا ہوا ہوں، ہنس پڑے اور فرمانے لگے اللہ کے بندے تو کہاں چمٹا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: بس ویسے ہی۔ آخر کار گاڑی چلتے چلتے '' جامعہ قادریہ عالمیہ '' مراڑیاں شریف میں پہنچی اور حضور نبی کریم ﷺ گاڑی سے باہر تشریف لائے مزار شریف کے بالکل قریب آئے اور فرمانے لگے: '' یہ کیسی پیاری جگہ ہے۔ ''

اس کے بعد آپ ﷺ ایک کمرے میں تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے صحابہ بھی کمرے میں چلے گئے اور قبلہ پیر و مرشد مجھے فرمانے لگے: بٹ صاحب اور محنت کرو! اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

وصال اور نماز جنازہ:

آپ چند سالوں سے سخت علیل رہتے تھے لیکن ساتھیوں سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ 7 ذوالحج 1424ھ بروز جمعۃ المبارک کو دائیں جانب فالج کے اثرات ظاہر ہوئے، دوسرے روز آپ کو اتفاق ہسپتال داخل کروادیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ لے کے علاج تجویز کیا اور سات دن کے بعد گھر لے جانے کے لئے کہا۔ آپ گھر میں رہے لیکن طبیعت نہ سنبھل سکی پھر 24 ذوالحج سوموار شام طبیعت میں بے حد کمزوری ہو گئی اور آپ کو رات کے وقت دوبارہ اتفاق ہسپتال لاہور انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل کروادیا گیا جہاں 25 ذوالحج 1424ء / 17 فروری 2004ء بروز منگل صبح 10 بجے دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز 1 بج کر 40 منٹ پر آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں پاکستان اور بیرونی ممالک سے ہزارہا خواص و عوام نے شرکت کی، اخبارات کے مطابق یہ جنازہ گجرات کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ وفات کے بعد 29 گھنٹے تک آپ کے نورانی چہرے کی شب و روز زیارت ہوتی رہی۔ حیرت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عام اموات کی رنگت میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے لیکن حضرت والد محترم کا چہرہ دوسرے روز پہلے روز کی نسبت زیادہ نورانی تھا اور اس نورانیت میں تدفین تک اضافہ ہی ہوتا رہا۔ آپکو نیک آباد میں آپکے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

marfat.com

سید صدام حسین شہید صدی کے مجاہد اعظم!

پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سی
صدام حسین کو امریکی جارحیت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے اور حالت جہاد میں مورچہ سے گرفتار ہونے اور پھر بامشقت قید کے
بعد بے مثل جراتمندانہ انداز میں جام شہادت نوش کرنے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا اور اس دور میں بے مثل مجاہدا
کردار ادا کرنے پر ''صدی کے مجاہد اعظم'' کا خطاب دیا۔ انہوں نے کہا کہ سید صدام حسین شہید، پیغمبر یا فرشتہ نہیں تھے ان سے
غلطیاں بھی ہوئی ہوں گی لیکن اسلام میں سعادت و شقاوت کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے۔ یقیناً ان کا خاتمہ بے مثل اور قابل رشک
ہے۔ انہوں نے امریکی حملے سے پہلے بڑی بڑی پیش کشوں کو ٹھکرا کر امریکی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ ان
کے دو جوان سال بیٹے امریکہ کے خلاف جنگ میں شہید ہوئے۔ انہوں نے امریکی جارحیت کے خلاف عراقی قوم میں ایسا جذبہ پید
کیا کہ عراقی مسلمانوں نے بے مثل قربانیوں کے ذریعے امریکہ کی فتح کو شکست میں بدل کر امریکہ کا تکبر و غرور خاک میں ملا
دیا۔ وہ خود مورچہ سے حالت جہاد میں بے ہوشی کے دوران گرفتار ہوئے اور پھر قید میں اپنے موقف پر ڈٹے رہے اور کلمہ طیب
پڑھتے ہوئے پھانسی چڑھ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جسکا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو وہ جنتی ہے لہذ
حدیث کی رو سے بھی وہ جنتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ صدر صدام حسین شہید نے عراق کی شاندار تعمیر کی اور عراق میں مثالی امن و آشتی کی فضاء قائم کی۔
اور اقتدار میں آتے ہی پرائمری سے یونیورسٹی تک تعلیم فری کر کے عراق کو شرح خواندگی میں پہلے نمبر پر لے آئے اس حیران
کن تعلیمی انقلاب پر اقوام متحدہ کے ادارہ یونیکو نے انہیں دنیا کا اعلیٰ ترین اعزاز ''کروپیکا'' دیا۔ صدام حسین نے سکولوں کالجوں اور
یونیورسٹیوں کے علاوہ ریڈیو ٹی وی کے ذریعے بھی تعلیم و تربیت کا شاندار نیٹ ورک قائم کیا۔ اسماء الٰہیہ کی تعداد کے مطابق
99 بڑی مساجد اور سینکڑوں مزارات صحابہ و اولیاء کی تعمیر کروائی اور مزارات صحابہ و اولیاء پر مہمانوں اور غربا کیلئے فری لنگر خانے
قائم کئے۔ اور تعلیم کی طرح عراقی عوام کیلئے علاج معالجے کی فری سہولیات بھی فراہم کیں، اور بیشمار ہسپتال تعمیر کروائے۔

پیر صاحب نے کہا صدام شہید نے فلسطین میں فدائی حملہ کرنے والے شہدا کے خاندانوں کو فی خاندان 25 ہزار ڈالر
دئے اور فلسطین کی بے پناہ امداد کی۔ اور اسرائیل سے دشمنی کی پاداش میں انہیں پھانسی دی گئی۔ انہوں نے کہا شہید نے یو این ا
پر مسلم دنیا کے خلاف ظالمانہ و یکطرفہ پالیسیوں پر ہمیشہ سخت تنقید کی اور تیل اور مسلم دنیا کے وسائل پر امریکی قبضے کے منصوبے
کو سب سے پہلے بے نقاب کیا اور امریکہ کے ظالمانہ اقدامات کے خلاف سخت احتجاج کیا اور اس امر پر شدید احتجاج کیا کہ پانچ
ممالک کو ویٹو کی پاور کیوں دی گئی ہے اقوام متحدہ میں تمام ممالک کو برابری کی بنیاد پر نمائندگی ملنی چاہئے۔

انہوں نے کہا: جنہوں نے اسلام کے عظیم ہیرو کی ظالمانہ پھانسی کے بعد کردار کشی کی ہے انہوں نے مسلمانوں کی
نہیں دشمنان اسلام کی نمائندگی کی ہے پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ یہود و نصاریٰ بڑی بے دردی سے مسلمانوں کے وسائل کو
لوٹ رہے ہیں اور اس سے بھی خطرناک امر یہ ہے کہ وہ اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں میں سے اسلام کی روح کو ختم کرنے کیلئے
سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں اور جنرل پرویز مشرف اور کئی دیگر ممالک کے مسلم حکمران یہود و نصاریٰ کے اس اسلام شکن
ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔ پیر صاحب نے مسلم حکمرانوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ سے ڈریں اور صدام شہید کی جرأت و استقامت اور
قربانی و شہادت سے درس حاصل کرتے ہوئے متحد ہو کر اسلام اور امت کی حفاظت و سربلندی کیلئے جرأتمندانہ کردار ادا
کر کے سعادت دارین سے بہرہ ور ہوں!

marfat.com

1 Saying "ALLAHU AKBAR" in Takbeer-e-Tah'reemah.

2. Reciting Surat-ul-Fatihah in the first two Rak'ats of Fard Namaz and in all Rak'ats of all other types of Namaz before the recitation of any other portion of the Holy Qur'an.

3. Reciting one long verse or three short verses after Surat-ul-Fatihah.

4. Qoumah (standing erect after Ruku).

5. Jalsah (sitting between the two Sajdahs).

6. Ta'deel-e-Arkaan (staying in Ruku, Sajdah, Qoumah and Jalsah for at least the time taken to say "Subhan-Allah" once.

7. Qa'dah Oola (sitting after completion of two Rak'ats).

8. Reading all of Ta'shah'hud in both Qa'dahs.

9. To maintain order of sequence between Qira'at, Ruku, Sajdah and Rak'at.

10. Takbeer-e-Qunuut and Du'a-e-Qunuut in Witr.

11. Recitation aloud in Fajar, Maghrib and 'Isha (for the Imam) and silent recitation in others.

12. To end Namaz by saying Salaam.

Note: If any of the above mentioned acts are not performed. Sajdah Sahv will become Wajib. If Sajdah Sahv is not performed, it would become compulsory to repeat the prayer.

۔ تکبیر تحریمہ میں اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

۔ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی تمام نمازوں کی ساری رکعتوں میں دوسری سورت سے پہلے سورت فاتحہ تلاوت کرنا۔

۔ سورت فاتحہ کے بعد ایک لمبی یا تین چھوٹی آیتیں تلاوت کرنا۔

۔ قومہ (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا)

۔ جلسہ (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔

۔ تعدیلِ ارکان (رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا)۔

۔ قعدہ اولیٰ (دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا)

۔ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔

۔ قراءت، رکوع، سجدہ اور رکعت میں ترتیب قائم رکھنا۔

10۔ وتر میں دعائے قنوت اور تکبیرِ قنوت۔

11۔ امام کا فجر، مغرب اور عشاء میں بلند آواز سے قراءت کرنا اور باقی نمازوں میں آہستہ۔

12۔ نماز کو سلام پر ختم کرنا۔

نوٹ:

اگر اوپر بیان کردہ افعال میں سے کوئی ایک بھی رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ اگر سجدہ سہو ادا نہ کیا تو نماز کو دہرانا ضروری ہو گا۔

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبرز: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)
محترمہ ک قادری صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402

marfat.com

کر اس پر بیٹھ جاؤ اور دایاں پاؤں سیدھا رکھو اور کمر کو سیدھا کرو۔

9۔ پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ ادا کرو۔ اب ایک رکعت مکمل ہو گئی۔

10۔ گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح مکمل کرو۔ جلسہ کی طرح بیٹھ جاؤ اور تشہد پڑھو۔ تین انگلیوں اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر لا پر شہادت کی انگلی اٹھاؤ۔ اس بیٹھنے کو قَعْدَہْ اُوْلیٰ کہتے ہیں۔

11۔ تیسری اور چوتھی رکعت اسی طرح ادا کرو۔ قعدہ اخیرہ بیٹھو۔ تشہد، درود شریف اور دعا پڑھو۔

پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہتے ہوئے دائیں طرف سلام پھیرو اور پھر بائیں طرف۔

فرائض نماز

نماز کے سات فرض ہیں:

1۔ تکبیر تحریمہ۔

2۔ قیام۔

3۔ قراءت۔

4۔ رکوع۔

5۔ سجدہ۔

6۔ قعدہ اخیرہ

7۔ خروج بصنعہ۔

واجبات نماز

مندرجہ ذیل افعال نماز میں واجب ہیں:

jdah, spread your left foot underneath to on, keep your right foot vertical and ur back straight. This sitting is called sah.

Perform second Sajdah like the first. This completion of the first Rak'at.

Rise by placing your hands on the knees d perform the second Rak'at just like the st. Sit in Jalsah and read Ta'shah'hud. circle three fingers and thumb, raise the dex finger at لا (laa). This sitting is called 'dah Oolaa.

Perform third and fourth Rak'at and sit

'dah Akheerah to read Ta'shah'hud, irood Shareef and Du'a.

ow say اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ while rning the face to the right and left.

FARAA'ID-E-NAMAZ

here are seven Faraa'id in Namaz;

Takbeer-e-Tah'reemah (saying Allahu kbar at the very beginning of Namaz).

Qiyaam (standing upright).

Qira'at (recitation of the Holy Qur'an).

Ruku (bowing).

Sajdah (prostration).

Qa'dah Akheerah (final sitting).

Kharooj Bi'sun'ihi (finishing the prayer vith intended action).

WAJIBAAT

he following acts are Wajib in Namaz;

marfat.com

2. Raise both hands upto the ear-lobes. Keep the fingers in their natural position. Don't bow your head. Bring down your hands saying الله اکبر.

3. Fold them just below the navel. Place the palm of the right hand on the back of the left hand. Place three fingers of the right hand on the wrist of the left hand and little finger and thumb on the sides.

Women will raise their hands upto the shoulders and fold them just below the breasts.

4. Look at the Sajdah place and recite Thanaa, Ta'awuz, Surat-ul-Fatihah and one long verse or three short verses from the Holy Qur'an.

5. Go to Ruku saying اَللّٰہُ اَکْبَر and grasp your knees with your hands. Keep your back and legs straight and say سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم three times.

Women will just touch their knees and will bend slightly.

6. Stand erect saying سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ and say رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد.

7. Prostrate saying اَللّٰہُ اَکْبَر, place the forehead and nose on the ground between the hands. Keep the forearms away from the ground, arms from the sides and stomach from the thighs. Keep all toes touching the ground and say سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی three times.

Women will place their left foot out towards the right and will contract all of their body.

With their toes touching the earth and say three times سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

8. Saying اَللّٰہُ اَکْبَر raise your head from

۔ دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاؤ۔ ہاتھوں کو معمول کے مطابق رکھو اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے نیچے لے آؤ۔

۔ ہاتھوں کو ناف کے نیچے اس طرح باندھو کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر ہو۔ دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر ہوں اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھا بغل بغل ہو۔

عورتوں کو ہاتھ کاندھوں تک اٹھانے اور سینہ پر باندھنے چاہیے۔

4۔ سجدہ کی جگہ پر دیکھو اور ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں تلاوت کرو۔

5۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رکوع جاؤ، گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑو، ٹانگوں اور کمر کو سیدھا رکھو اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہو۔

عورتیں صرف گھٹنوں کو چھوئیں گی اور معمولی سا جھکیں گی

6۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو

7۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سجدہ کریں۔ ماتھا اور ناک زمین پر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھو۔ سجدہ میں کلائیاں زمین سے، ٹانگیں رانوں سے، اور بازو پیٹ سے جدا رکھو۔ پاؤں کی دسوں انگلیوں کو زمین کے ساتھ لگائے رکھو اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو۔

عورتیں بایاں پاؤں دائیں طرف سے نکال لیں گی اور جسم کو سمیٹ لیں گی۔

8۔ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سر سجدہ سے اٹھاؤ، بایاں پاؤں پھیلا

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

SHARAA'IT

haraa'it is the plural of Shart. It means condition." There are six Sharaa'it for Namaz. All of them should be fulfilled before beginning the Namaz. If any of them remain unfulfilled, the Namaz is not even initiated.

1. Cleanliness of the body, clothes and prayer place.
2. Covering of the body (for men, from the navel to the knees and for women, to cover all of the body is Fard except face, both hands and feet.
3. Facing Qiblah.
4. Prescribed time.
5. Intention.
6. Takbeer-e-Tah'reemah.

PROCEDURE

1. Wear clean and pure clothes, perform perfect Wudu and stand upright facing towards Qiblah keeping a distance of four fingers between the feet.

شرائط نماز

شرائط جمع ہے۔ اس کا واحد شرط ہے۔ نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ نماز شروع کرنے سے پہلے ان سب کا پورا ہونا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی تو نماز شروع ہی نہ ہو گی۔

1) جسم، جگہ اور کپڑوں کا پاک ہونا۔

2) ستر عورت (مرد کیلئے ناف سے گھٹنوں تک اور عورت کیلئے سارا جسم سوائے چہرہ، ہتھیلیوں اور پاؤں کے ڈھانپنا فرض ہے)۔

3) قبلہ کی طرف چہرہ کرنا۔

4) وقت۔

5) نیت۔

6) تکبیر تحریمہ۔

نماز ادا کرنے کا طریقہ:

1۔ صاف اور پاک کپڑے پہنو۔ اچھی طرح وضو کرو اور دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ رکھ کر قبلہ رو سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے

☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ahlesunnat.info ویب سائٹ جو کہ عربی انگلش اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیارِ غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں

☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل و دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات و فتاویٰ جات بھی جاری کیے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف و نحو و ادب عربی، اور منطق و فلسفہ و علم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورہ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر و اشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 500 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے

☆ شعبہ طالبات ''شریعت کالج طالبات'' کی پرنسپل محترمہ ر۔ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات و ناظمات و دیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین و معلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شاخیں: ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' کی برانچیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆ ......''جامعہ قادریہ عالمیہ'' کا عظیم الشان ''غوث اعظم بلاک'' مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆ ......''شریعت کالج طالبات'' کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہو گئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆ ......''جامع مسجد عیدگاہ، تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆ ......شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے ''جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)'' کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور ''جامع مسجد ختم نبوت'' کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆ جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆ ......سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پر خلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پر فتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

پیر محمد افضل قادری

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2

marfat.com

دعاء انس (رضی اللہ عنہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الاَسْمَاءِ، بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ، بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الاَرْضِ وَلَافِی السَّمَاءِ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَعَلٰی دِیْنِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی أَھْلِیْ وَوَلَدِیْ وَاِخْوَانِیْ وَأوْلَادِیْ وَمَالِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی جَمِیْعِ مَا أَعْطَانِیْ رَبِّیْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ جَمِیْعِ مَا نَخَافُ وَنَحْذرُ، أَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ، الصَّادِقُ الْوَعْدُ الأَمِیْنُ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا أُشْرِکُ بِہٖ شیئاً، اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْد، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْد، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ الْقَضَاءِ السُّوْءِ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ مَا یَلِجُ فِی الاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا، وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ أَنْتَ آخذ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر، اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم، اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ ضَرِّیْ، وَأَھْلِکْ وَذَلِّلْ أَعْدَائِیْ بِرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ یَا أَکْرَمَ الاَکْرَمِیْنَ وَیَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ روزانہ ایک بار

☆ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل، نِعْمَ المولٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ روزانہ 101بار

☆ یَااللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْم۔ روزانہ 101بار

☆ صَلِّ اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلِّم۔ روزانہ 101بار

maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر دکھ کی دوا　　　　　　　　　　　　　　　　　ہے نظام مصطفیٰ

فارم رکنیت

نظام مصطفیٰ لیگ

Nizame Mustafa League (NML)

نام .... ولدیت .... فون ....

پتہ ڈاک ....

تعلیمی قابلیت .... پیشہ .... ای میل ....

میں صحیح العقیدہ مسلمان ہوں اور **نظام مصطفیٰ لیگ** کے منشور و اغراض و مقاصد سے متفق ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ

- امیر کی اطاعت کروں گا، تنظیمی نظم و ضبط کی پابندی کروں گا اور تنظیم کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے خلوص اور دیانتداری کے ساتھ جدو جہد کروں گا۔
- تنظیم کا کام آگے بڑھانے کے لیے ہر سال یکم ربیع الاول اور پھر یکم رمضان کو حسب توفیق مرکزی تنظیم کی مالی امداد کروں گا۔

میں رکنیت فیس مبلغ .... ادا کر رہا ہوں۔ مجھے رکنیت دی جائے۔

دستخط .... مؤرخہ ....

نوٹ (1) اس فارم کی فوٹو کاپی قابل قبول ہے (2) یہ فارم پر کر کے دستی یا بذریعہ ڈاک "رابطہ دفتر نظام مصطفیٰ لیگ نیک آباد گجرات" ارسال فرمائیں اور کم از کم 100 روپے رکنیت فیس جمع کرائیں [illegible] (3) [illegible] رکنیت کی سند اور ضروری ہدایات ارسال کر دی جائیں گی۔

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Registerd CPL 127
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan
URL: ahlesunnat.info e-mail: info@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(1) اسلامی اقدار کی حفاظت (2) نظام مصطفیٰ کے نفاذ (3) عوام کی فلاح و بہبود

کیلئے

نظام مصطفیٰ لیگ

کا قیام

مشائخ عظام علماء کرام اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے نظام مصطفیٰ کے شیدائیوں سے اپیل ہے کہ وہ بلا تاخیر **نظام مصطفیٰ لیگ** کی رکنیت حاصل کر کے لادینیت کی یلغار کے خلاف اپنا مومنانہ کردار پیش فرمائیں۔ انشاءاللہ! **نظام مصطفیٰ لیگ** آئندہ الیکشن میں ملک بھر میں ایسے باصلاحیت افراد کو کھڑا کریگی جو ممبر اسمبلی منتخب ہو کر پاکستان کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنائینگے۔ نوٹ: رکنیت فارم صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری، نیک آباد گجرات
Ph: 053-3521401-2 mob.0300-9622887

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد کے شعبہ خواتین **شریعت کالج طالبات** کا سالانہ

جلسہ تقسیم اسناد

اور عالمی تنظیم اہلسنّت شعبہ خواتین کا

سالانہ دینی اجتماع

مؤرخہ 25 مارچ 2007ء بروز اتوار صبح 9 بجے تا نماز ظہر

الحمدللہ اس سال 440 عدد عالمات، فاضلات، قاریات اور حافظات کو اسناد عطا کی جارہی ہیں۔ جبکہ مختصر کورسز اور شاخوں سے فراغت حاصل کرنیوالیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے جو کہ ہزاروں میں ہے۔

انشاءاللہ خواتین اسلام کو شاندار لائحہ عمل دیا جائے گا۔ **خواتین اسلام قافلہ در قافلہ شرکت کریں!**

الداعیات الی الخیر ر۔ک۔ قادری پرنسپل شریعت کالج طالبات و مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنّت شعبہ خواتین
Ph: 053-3522290, 053-3001402 EMAIL info@ahlesunnat.info URL ahlesunnat.info

Print by: Hussain Fiaz Printers. 0301-4454116

marfat.com